عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت: ۱۰ روپے

جلد: ۳۴ | ۱۸تا۲۵ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق ۸تا۱۵فروری ۲۰۱۵ء | شمارہ: ۶

گستاخانہ خاکوں کی دوبارہ اشاعت

مغرب کی فکری دہشت گردی

آئینی ترمیم اور مولانا فضل الرحمن کا مؤقف

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Email: editorkn@yahoo.com

آپ کے مسائل

مولانا اعجاز مصطفیٰ

کمیشن ایجنٹ، کمیشن کا مستحق ہے

محمد ارسلان، کراچی

س:...... میں نے ایک فلیٹ پندرہ ہزار روپے ماہانہ کرایہ پر لے کر دیا تھا، بطور بروکر دونوں فریق متفق تھے۔ ایگریمنٹ بن چکا تھا، یہاں تک کہ ڈپازٹ کی رقم جو کہ پچاس ہزار روپے اور ایک ماہ کا ایڈوانس کرایہ، کرایہ دار ادا کر چکے تھے اور چابی ان کے حوالے کر دی گئی تھی کہ دو دن بعد کرایہ دار نے کہا کہ ہمیں یہ فلیٹ نہیں چاہئے، جس کا سبب انہوں نے ہمیں بیان کیا جو کہ بہت معمولی ہے اور مالک مکان حل کرنے کے لئے تیار ہیں، مگر کرایہ دار بضد ہیں کہ انہیں ان کی رقم واپس کی جائے۔ یہ صورت حال دیکھ کر مالک مکان ان کی پوری رقم واپس کرنے کے لئے تیار ہے۔ اب میرا کمیشن جو کہ کرایہ دار نے ادا کرنا ہے جو ایک ماہ کا کرایہ پندرہ ہزار روپے بنتا ہے تو کرایہ دار دینے سے انکاری ہے اور یہ کہتا ہے کہ تم ناجائز مطالبہ کر رہے ہو۔ اب آپ بتائیں کہ میں کوئی ناجائز یا غلط مطالبہ کر رہا ہوں یا اپنا حق مانگ رہا ہوں؟

ج:...... کرایہ دار سے جو آپ کا کمیشن طے ہوا تھا، فلیٹ کرایہ پر تلاش کر کے دینے کا، وہ محنت کر کے آپ نے ان کو فلیٹ دلوایا اور اپنا کام پورا کر دیا، اس لئے اپنی محنت کے صلہ میں آپ کمیشن کے مستحق ہیں۔ کرایہ دار پر لازم ہے کہ وہ آپ کے ساتھ طے کیا ہوا کمیشن آپ کے حوالے کر دے ورنہ وہ غاصب اور ظالم شمار ہوگا، کیونکہ فلیٹ کا ایگریمنٹ مکمل ہو جانے کے بعد کرایہ دار کے مکر جانے سے آپ کا کمیشن ختم نہیں ہوا۔

زندگی میں اپنی جائیداد اولاد میں تقسیم کا طریقہ

عرفان الٰہی، کراچی

س:...... ہم سات بھائی اور دو بہنیں ہیں، والد صاحب ہمیں گھریلو مسئلہ کے تحت سب کو اپنی زندگی میں وراثت تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو معلوم یہ کرنا ہے یہ تقسیم کیسے ہوگی؟ جب والد صاحب نے کام شروع کیا تھا تو ایک دکان سے کیا تھا، اس کے بعد جیسے بیٹے ملتے رہے کاروبار بڑھتا گیا تو تب بھی یہ تقسیم برابر ہوگی؟

ج:...... واضح رہے کہ زندگی میں اگر والدین اپنی جائیداد اولاد کے درمیان تقسیم کرنا چاہیں تو یہ وراثت نہیں بلکہ ہبہ کہلاتی ہے اور ہبہ کرنے میں اولاد کے ساتھ برابری کرنے کا حکم شریعت میں دیا گیا ہے۔ لہٰذا لڑکی اور لڑکے کو برابر برابر حصہ دینا چاہئے۔ آپ کے والد کو اختیار ہے کہ وہ اپنی تمام جائیداد میں جس طرح چاہیں تصرف کریں، کیونکہ زندگی میں والدین کی جائیداد میں کسی بھی بالغ اولاد کا شرعاً کوئی حق نہیں ہوتا۔ اس لئے اگر وہ تقسیم نہ کرنا چاہیں تو شرعاً ان کو مجبور نہیں کیا جاسکتا کہ وہ تقسیم کریں۔ ہاں اگر زندگی میں وہ اپنی بعض یا کُل جائیداد کو راضی خوشی تقسیم کرنا چاہیں تو انہیں چاہئے کہ وہ اولاد کے درمیان برابری کریں۔ باقی والد کے کاروبار کو جو ان کے بیٹوں نے بڑھایا بطور معاون کے تو ایسا کرنے سے وہ اس کاروبار کے مالک یا پارٹنر نہیں بن گئے بلکہ یہ سارا کاروبار اور دکانیں والد کی ہی ہیں، اس لئے یہ سب ان کی ملکیت ہیں اور وہ ان کے مالک ومختار ہیں، ان کی زندگی کے بعد یہ ان کا ترکہ شمار ہوں گی اور ہر ایک وارث کو اس میں سے شرعاً اس کا حصہ ملے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۴ — ۱۸تا۲۵ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق ۸تا۱۵ فروری ۲۰۱۵ء — شمارہ:۶

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

فرانسیسی جریدہ اور گستاخانہ خاکے	۴	محمد اعجاز مصطفی
آئینی ترمیم اور مولانا فضل الرحمن کا موقف	۶	فاروق قریشی
مغرب کی فکری دہشت گردی	۸	مولانا زاہد الراشدی
موبائل فون کے ضروری احکام (۴)	۱۰	مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ
بہترین شخص (۲)	۱۲	ڈاکٹر سید حسنین احمد ندوی
دعوتی و تبلیغی اسفار	۱۴	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
تحریک ختم نبوت میں بہاولپور کا کردار	۱۷	. . . . .
تحریک ختم نبوت..... آغاز سے کامیابی تک (۱۶)	۲۰	سعود ساحر
خبروں پر ایک نظر	۲۲	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ڈالر
فی شمارہ ۱۰روپے، ششماہی: ۲۲۵روپے، سالانہ: ۴۵۰روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

فرانسیسی جریدہ اور گستاخانہ خاکے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

یہودیت اور عیسائیت آپس میں متضاد اور ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ قرآن کریم کے مطابق یہودیوں کا کہنا ہے کہ عیسائیت کوئی مذہب اور حقیقت نہیں اور عیسائیوں کا کہنا ہے کہ یہودیت کی اب کوئی حیثیت اور اصل نہیں۔ لیکن اسلام کے پھیلنے اور غیر مسلموں کے اسلام اور ایمان کی آغوش میں آنے سے یہودی اور عیسائی تلملا اٹھے ہیں اور اب دونوں اسلام دشمنی میں متحد اور متفق ہو چکے ہیں اور وہ اپنے اس اندرونی بغض وعناد کا اظہار وقتاً فوقتاً کرتے رہتے ہیں۔ ابھی حالیہ دنوں میں فرانس سے نکلنے والے ایک جریدے جس نے پہلے بھی گستاخانہ خاکے شائع کئے تھے، حملہ آوروں نے اس کے دفتر پر حملہ کرکے اس کے چیف ایڈیٹر، ۴ کارٹونسٹ، ۲ پولیس اہلکاروں سمیت ۱۲ افراد کو قتل اور کئی ایک کو زخمی کر دیا۔ یہ حملہ آور کون تھے؟ کس نے حملہ کرایا اور کیوں کرایا؟ مختلف سوالات ہیں، جن کا تسلی بخش جواب فرانس کی حکومت نے ابھی تک نہیں دیا، لیکن اس کے بعد اس کا الزام بھی دو مسلمانوں پر لگا دیا گیا اور اس کے ردعمل میں سو سے زائد مسلمانوں پر حملے کئے گئے، ان کی مساجد جلائی گئیں، مساجد میں گندگی پھینکی گئی اور اس کے بعد اس جریدے نے اعلان کر دیا کہ وہ دوبارہ نعوذ باللہ! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاکے شائع کرے گا اور اس نے اس پر عمل کر بھی دیا۔ ادھر امریکا سمیت پورے مغربی ممالک کے سفراً ایک واک کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم سب "چارلی ایبڈو" ہیں یعنی ہم سب پیغمبر اسلام کی توہین میں شریک ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ یہ ہے مغرب کی اسلام دشمنی اور اسلام فوبیا کی تازہ مثال۔

ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اس واقعہ کی تحقیقات کرکے مغرب نے اپنے اوپر جو انصاف پسندی کا لیبل لگایا ہوا ہے اس کا پاس اور لحاظ کرتے، لیکن اس کے برعکس اس اخبار کی ہمنوائی اور دوبارہ گستاخانہ خاکے شائع کرنے پر اسے سراہا جا رہا ہے۔ اخبارات میں تو یہ خبریں بھی آچکی ہیں کہ یہ اخبار دیوالیہ ہو چکا تھا اور بند ہونے کے قریب تھا کہ اس نے اپنے ہی لوگوں کو مروا کر اپنے اخبار کو پاپولر کرنے کی بھونڈی کوشش کی ہے۔ اور ایک خبر یہ بھی ہے کہ چونکہ فرانس نے فلسطینی ریاست کو تسلیم کرلیا تھا۔ اسرائیل اور امریکا اس پر ناراض تھے تو ان کی خفیہ ایجنسی موساد اور سی آئی اے نے یہ کارروائی کرکے ایک تیر سے دو شکار کئے ہیں۔ ایک فرانس کو سبق سکھانے کا اور دوسرا مسلمانوں کو بدنام کرنے کا۔ بہرحال کچھ بھی ہو، اس جریدے میں کام کرنے والے اور گستاخانہ خاکے شائع کرنے والے اللہ تعالیٰ کی گرفت کا شکار ہو چکے ہیں۔

اس سے عبرت پکڑنا چاہئے اور ایسی گستاخیوں سے باز آنا چاہئے، ورنہ اللہ تعالیٰ کی گرفت بڑی مضبوط ہے اور یہ سزا ایسی جگہ سے ملتی ہے، جہاں سے کسی کو کوئی وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔ جو لوگ آزادی اظہار کی آڑ میں پیغمبر اسلام کے خاکے بنا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارتکاب کرتے ہیں، ان کی وسیع الظرفی کا حال بھی دیکھئے کہ انہیں میں سے جب ایک انصاف پسند پادری نے یہ بات کہی کہ "آزادی اظہار کی بھی حدود ہوتی ہیں جو میرے ماں کو گالی دے گا، اس کو اپنے منہ پر میرے تھپڑ کا بھی انتظار کرنا چاہئے" تو اس پر پورا یورپ سیخ پا ہو گیا اور اس پادری کے اس بیان سے لاتعلقی کا اعلان کرنے لگے، یہ ہے مغرب اور اس کی قوت برداشت۔

بہر حال پوری دنیا کے مسلمان اس گھناؤنی حرکت اور اس گستاخی پر سراپا احتجاج اور اپنے اپنے ممالک پر زور دے رہے ہیں کہ فرانس اور اس کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے، اقوام متحدہ میں انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کے ارتکاب کی سزا مقرر کی جائے۔ پاکستانی پارلیمنٹ کے ارکان نے قومی اسمبلی میں اس گستاخانہ خاکے شائع کرنے پر قرارداد بھی پاس کی ہے اور انہوں نے اس پر احتجاجی مظاہرہ بھی کیا ہے، جس کو روزنامہ جنگ نے یوں رپورٹ کیا ہے:

''اسلام آباد (ایجنسیاں) قومی اسمبلی نے فرانسیسی رسالے شارلی ایبدو میں پیغمبر اسلام کے خاکے کی اشاعت کے خلاف مذمتی قرارداد متفقہ طور پر منظور کرلی، جس میں اقوام متحدہ، یورپی یونین اور او آئی سی سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ گستاخانہ خاکوں کی اشاعت روکنے کے لئے بھرپور اور موثر اقدامات اٹھائے جائیں جبکہ بعدازاں ارکان اسمبلی نے احتجاجی مارچ بھی کیا۔ قرارداد میں مزید کہا گیا ہے کہ آزادئ اظہار کا غلط استعمال نہیں ہونا چاہئے، گستاخانہ خاکوں سے تہذیبوں کے مابین عدم مفاہمت اور تشدد میں اضافہ ہوگا، وزیراعظم نے اس حوالے سے اپنے بیان میں کہا ہے کہ عالمی برادری اشتعال انگیز مواد کی حوصلہ شکنی کرے۔ اس مذمتی قرارداد کی کاپیاں ملک میں موجود تمام غیر ملکی سفارت خانوں، اقوام متحدہ، او آئی سی اور فارن مشنز کو بھیجی جائیں گی۔ وفاقی وزیر برائے مذہبی امور سردار محمد یوسف نے کہا کہ یورپ بار بار ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے جذبات مجروح نہ کرے، توہین آمیز خاکوں کے خلاف او آئی سی میں آواز اٹھائیں گے، پورا عالم اسلام توہین رسالت کے خلاف یک زبان ہو جائے۔ وہ جمعرات کو قومی اسمبلی میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف متفقہ قرارداد کی منظوری سے قبل ایوان میں جاری بحث کو سمیٹتے ہوئے بیان دے رہے تھے......۔ (روزنامہ جنگ کراچی، ۱۶؍جنوری ۲۰۱۵ء)

صدر پاکستان جناب ممنون حسین صاحب نے بھی اس پر اخبارات کو درج ذیل احتجاجی بیان دیا ہے:

''اسلام آباد (ایجنسیاں) صدر ممنون حسین نے فرانسیسی جریدے میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ فرانسیسی جریدہ بلاشبہ مسلمانوں کی دل آزاری کا مرتکب ہوا ہے، جس پر اسے معافی مانگی چاہئے۔ آزادی اظہار کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کسی مذہب کے مقدس شعائر کی توہین کی جائے اور اس کے ماننے والوں کو ذہنی اذیت میں مبتلا کیا جائے۔ جمعہ کو ایک بیان میں فرانسیسی جریدے میں خاکوں کی اشاعت پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آزادئ اظہار کی حدود وہاں ختم ہو جاتی ہیں، جہاں دوسرے کی آزادی متاثر ہو اور اس کے جذبات کو ٹھیس پہنچے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان تمام آسمانی مذاہب کا کھلے دل سے احترام کرتے ہیں اور ان کا عقیدہ اس وقت تک مکمل ہی نہیں ہوتا، جب تک وہ تمام انبیاء کرام اور تمام الہامی کتابوں پر ایمان نہ لائیں۔ مسلمان کسی پیغمبر تو کجا کسی بھی مذہب کے کسی رہنما کی شان میں گستاخی تک کا تصور بھی نہیں کر سکتے، اس لئے دنیا کا کوئی بھی فرد خواہ کوئی عقیدہ بھی رکھے، اسے پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی اجازت نہیں دی جا سکتی......۔'' (روزنامہ امت کراچی، ۱۷؍جنوری ۲۰۱۵ء)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنان نے درجنوں مقامات پر احتجاجی مظاہرے کئے اور کئی ایک ریلیاں بھی نکالیں۔ مسلمانوں کا مطالبہ ہے کہ: فرانس سے سفارتی اور تجارتی تعلقات ختم کئے جائیں، او آئی سی اپنا جلد اجلاس بلا کر اس صورت حال پر غور کرے اور مغرب کو سخت پیغام دے۔ اسی طرح تمام اسلامی ممالک کے سربراہ مل کر ایک ریلی نکالیں اور مغرب کو بتادیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت پر ہم سب ایک ہیں اور اقوامِ متحدہ پر دباؤ ڈالیں کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سمیت تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی گستاخی کرنے والوں کے خلاف قانون بنائیں، اگر وہ نہ مانے تو تمام اسلامی ممالک اقوام متحدہ کا بائیکاٹ کریں اور مسلم ممالک اپنا علیحدہ پلیٹ فارم بنائیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا محافظ بنائے اور آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے بہرہ مند فرمائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

آئینی ترمیم اور مولانا فضل الرحمٰن کا موقف

جناب محمد فاروق قریشی

نئے سال کا خوشگوار آغاز نہ ہوسکا کہ گزشتہ برس جاتے جاتے قوم کو سوگوار کر گیا۔ ۱۶ ردسمبر سقوط ڈھاکا کے حوالے سے اہل پاکستان کے لئے قومی المیہ کا استعارہ ہے لیکن اس بار یوم سوگ پر سانحۂ پشاور نے زخموں کو ہرا کردیا، ایسا کہ پوری قوم تڑپ کر رہ گئی۔ دیکھئے میر تقی میر یاد آگئے:

چشم خون بار سے کل رات لہو پھر ٹپکا
ہم تو سمجھے تھے کہ اے میر یہ آزار گیا

۱۷ ردسمبر کو وزیر اعظم نے ملک کی سیاسی و عسکری قیادت سے مشاورت کی، ازاں بعد دو مرتبہ اے پی سی کا انعقاد کیا، جس میں قومی قیادت نے دہشت گردی کے خلاف مکمل یکجہتی کا مظاہرہ کیا۔ وزیر اعظم نے بیس نکاتی ایکشن پلان کا اعلان کرتے ہوئے دہشت گردی کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کے عزم کا اظہار کیا۔ سال رواں کے اولیں ہفتے یعنی منگل ۶ رجنوری کو پارلیمان کے دونوں ایوانوں نے یکے بعد دیگرے اکیسویں آئینی ترمیم کو دو تہائی اکثریت سے منظور کرلیا جس کی رو سے آرمی ایکٹ ۱۹۵۲ء میں تبدیلی اور فوجی عدالتوں کے قیام کو آئینی تحفظ دے دیا گیا۔ ملٹری کورٹس کی مدت دو سال بیان کی گئی ہے۔ دہشت گردی کے خاتمے کے لئے حکومت کا آہنی عزم اور قومی اتفاق و یکجہتی کا مظاہرہ پہلی بار دیکھنے میں آیا۔ یہ امر بھی باعث مسرت ہے کہ پارلیمان کے دونوں ایوانوں میں موجود اراکین نے متفقہ طور پر ترمیم کے حق میں فیصلہ دیا ہے، لیکن افسوس کہ حکومت کی عجلت اور بے تدبیری کے باوصف مذکورہ ترمیم قومی سطح پر متفقہ نہ ہوسکی کہ جمعیت علمائے اسلام اور جماعت اسلامی نے آئینی ترمیم کے مسودہ سے اختلاف کرتے ہوئے اجلاس میں شرکت نہ کی جبکہ پاکستان تحریک انصاف اپنے استعفیٰ اور عوامی لیگ ان کی ہمنوائی میں غیر حاضر رہیں۔ گویا اتفاق اور ملی یکجہتی حکومت کی بے بصیرتی کی نذر ہوگئے:

"اک خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا، جو سنا افسانہ تھا"

ترمیم مسودے کے مطابق دہشت گردی سے مراد مذہب اور مسلک کی بنیاد پر مسلح کارروائی گردانا گیا ہے جبکہ مولانا فضل الرحمٰن نے دہشت گردی کو مذہب اور مسلک سے مشروط کرنے پر اعتراض کرتے ہوئے موقف اختیار کیا ہے کہ دہشت گردی کو مذہبی اور غیر مذہبی خانوں میں تقسیم کرنا دراصل قوم کو دو حصوں میں منقسم کرنا ہے۔ دہشت گردی مذہبی یا غیر مذہبی نہیں ہوتی، اس لئے مسودے میں مطلق دہشت گردی کا لفظ شامل کیا جانا چاہئے۔ دہشت گردی بہر صورت لائق مذمت اور قابل مواخذہ جرم ہے۔ مذہب اور مسلک کے نام پر مسلح اقدام گردن زدنی جبکہ دیگر وجوہ کی بنا پر ایسا عمل معمول کی کارروائی خیال کرنا انصاف نہیں طبقاتی انتقام قرار پائے گا۔

ایک خبر رساں ایجنسی کے مطابق حکومت نے قومی اسمبلی میں پیش آرمی ایکٹ بل میں جے یو آئی کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن کے کہنے پر نئے الفاظ کا اضافہ کردیا ہے۔ آرمی ایکٹ میں لکھا گیا تھا کہ "جو شخص مسلک کی بنیاد پر کارروائی کرے گا، اس کے خلاف کارروائی ہوگی۔" اب لفظ مسلک کو بدل کر پاکستان کے خلاف ہتھیار اٹھانے کو شامل کیا گیا ہے۔ وزارت قانون نے مسودے میں ترمیم کا نوٹس بھی جاری کردیا ہے۔ یہ کارروائی محض نوٹس جاری کرنے اور میڈیا کی زینت بننے تک محدود رہی۔ اس سے آگے کا عمل بوجوہ جاری نہ رہ سکا۔ مولانا فضل الرحمٰن نے نئی ترمیم کے مسودے کی اصلاح کے لئے تین نکاتی تجاویز دی تھیں:

۱:... دہشت گردی کے ساتھ مذہب اور مسلک کے الفاظ حذف کرتے ہوئے مطلق دہشت گردی یا پاکستان کے خلاف ہتھیار اٹھانے کے الفاظ سے تبدیل کردیا جائے۔ اگر مذہب اور مسلک کے الفاظ ناگزیر ہیں تو اس کے ساتھ صوبائیت، لسانیت اور علاقائیت کے الفاظ کا اضافہ کردیا جائے۔

۲:... دہشت گردوں کے مادر علمی کے طور پر مدارس کے لفظ کو تعلیمی ادارے سے بدل دیا جائے۔ اصلاح نصاب اور حسن انتظام کو محض مدارس سے مشروط کرنے کی بجائے تمام تعلیمی اداروں اور قومی سطح پر یکساں نصاب تعلیم تک وسیع کردیا جائے۔

۳:... فوجی عدالتوں کے دائرہ عمل کو دو سال تک محدود رکھنے کی مدت کو یقینی بنایا جائے اور عدالتوں کے فیصلوں پر سپریم کورٹ میں اپیل کا حق دیا جانا چاہئے۔

مذکورہ بالا تجاویز کو مسودے میں شامل کردیا

جائے تو آئینی ترمیم انتہائی جامع ہو جاتی اور کسی طبقے کے لئے اعتراض کی کوئی گنجائش نہ رہتی۔ قانونی ماہرین اور وکلا کے خدشات کا بھی کافی حد تک ازالہ ہو سکتا تھا، لیکن خدا جانے حکومت کو کن مشکلات اور تنگی اوقات کا سامنا تھا کہ ان نکات پر غور و فکر کرنے اور مسودے میں سمونے کی بجائے پہلے سے تیار کردہ مسودے پر رائے شماری سے یہ مرحلہ سر کر لیا گیا:

منحصر ہو جس کی مرنے پر امید
نا امیدی اس کی دیکھا چاہئے

اس دورانیے میں حکومت کا طرز عمل بوالعجبی کا شاہکار نظر آتا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف اقدام، قومی ایکشن پلان پر عمل اور آئینی ترمیم پر سیاسی و عسکری قیادت کا اتفاق و اتحاد قوم کے لئے غنیمت اور نیک شگون تھا، لیکن حکومت نے حکمت کی بجائے عجلت پسندی کا مظاہرہ کر کے اپنی بے تدبیری کی بھینٹ چڑھا دیا۔

معروف قاعدے اور عام اصول کے مطابق مسودے پر اپنی اتحادی جماعت کو اعتماد میں لینے کی بجائے حزب مخالف سے مشاورت پر وقت تمام کر دیا گیا اور بقول مولانا فضل الرحمن شاید ہمیں نا سمجھ سمجھا گیا۔ اتحادی جماعت کو اپنے ہاتھ کی چھڑی اور جیب کی گھڑی خیال کرتے ہوئے غیر ضروری عجلت پسندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسودہ پارلیمنٹ میں پیش کر دیا گیا۔ مولانا فضل الرحمن اور جماعت اسلامی کے اعتراض و بائیکاٹ کو معمولی خیال کیا گیا اور انہیں منانے اور بلانے کے لئے دو رکنی ارکان کو بھیج کر پارلیمنٹ کی کارروائی کا آغاز کر دیا گیا۔ حکومت کے طرز عمل نے واضح کر دیا کہ دونوں معترض جماعتیں آ جائیں تو فبہا ورنہ اس ترمیم کے لئے ان کے ووٹ ناگزیر نہیں ہیں۔ ایسی صورت حال میں دونوں جماعتوں نے اجلاس کا بائیکاٹ کر دیا۔ مسودے کی اصلاح اور مطلوبہ تبدیلی کے بغیر آئینی ترمیم کی کارروائی کا حصہ بننا دونوں جماعتوں کے لئے ممکن نہ تھا۔ مولانا فضل الرحمن نے ملک کی دینی قوتوں کا اجلاس بلایا، جس میں آئندہ کے لئے حکمت عملی اور طریق کار کا فیصلہ کیا گیا۔ دینی جماعتوں کے قائدین کے ہمراہ مولانا نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ:

''اس قانون کے ذریعہ دہشت گرد گروپوں کو بچ کر نکلنے کا راستہ دے دیا گیا ہے۔ یہ تاریخ کی بہت بڑی غلطی ہے۔ ہر روپ میں ہونے والی دہشت گردی کے خلاف بلا امتیاز کارروائی کی جائے اور یکساں قانون بنایا جائے۔''

بریلوی مسلک کے معروف عالم دین مفتی منیب الرحمن نے روزنامہ ''دنیا'' میں اپنے مضمون میں مولانا کے موقف کے بارے میں یوں اظہار خیال کیا ہے: ''مولانا کا اعتراض اس پر یہ ہے کہ اکیسویں آئینی ترمیم کے متن میں ''مذہب و مسلک کے نام پر دہشت گردی'' کو ہدف بنایا گیا ہے۔ اصولی طور پر یہ موقف غلط نہیں ہے۔ دہشت گردی کو مطلقاً ہدف بنانا چاہئے، خواہ مذہب کے نام پر ہو، لسانیت، صوبائیت یا علاقائیت کے نام پر ہو۔ الغرض عنوان اور محرک کوئی بھی ہو افقی و عمودی ہر اعتبار سے یعنی مکمل گہرائی اور گیرائی کے ساتھ دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑا جائے۔''

وزیر دفاع خواجہ محمد آصف نے ایک نجی ٹی وی چینل کو انٹرویو میں برملا کہا ہے کہ: ''میری ذاتی رائے میں ۲۱ویں آئینی ترمیم میں مذہب نہیں صرف دہشت گردی کا لفظ ہونا چاہئے تھا۔''

روزنامہ مشرق نے صورت حال کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: ''جس طرح ملٹری کورٹس کے قیام اور دہشت گردی کے خاتمہ کے بارے میں حکومت نے پارلیمانی جماعتوں کے سربراہوں کا اجلاس طلب کر کے ان سے ہم آہنگی حاصل کی، اسی طرح ان کے سامنے مسودہ پیش کر کے رائے لے لی جاتی اور اس طرح یہ قضیہ سر نہ اٹھاتا۔''

تازہ سیاسی حرکیات کے مطابق وزیر اعلیٰ پنجاب نے مولانا فضل الرحمن سے ملاقات کی اور ان کے تحفظات کے تدارک کا یقین دلایا ہے جبکہ وفاقی وزیر داخلہ کی پُر اعتماد یقین دہانیاں بھی جاری ہیں لیکن عملاً کوئی پیش رفت تا حال مفقود ہے۔ حکومت نے ترمیم کا معرکہ سر تو کر لیا ہے لیکن قومی اتفاق و یکجہتی کی قیمت پر۔ اب شرمندگی اور افسوس کی کیفیت سے دوچار ہے:

اب اداس پھرتے ہو سردیوں کی شاموں میں
اس طرح تو ہوتا ہے اس طرح کے کاموں میں

(روزنامہ اسلام کراچی، ۱۵؍جنوری ۲۰۱۵ء)

دعائے مغفرت کی اپیل

چمن..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چمن (بلوچستان) کے سرگرم کارکن نثار احمد صدیقی کے والد محترم حاجی آغا محمد، ۱۱؍جنوری بروز اتوار رات ۹ بجے قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نماز جنازہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی سرپرست اعلیٰ شیخ القرأ قاری ممتاز احمد سرحدی، ضلعی امیر قاری جنید احمد فردوسی، مفتی جمال الدین، مولانا محمد نبی، مولانا شیر زمان، حافظ عبدالرشید اور دیگر علمائے کرام نے شرکت کی۔ مرحوم بہت ہی نیک انسان تھے اور ختم نبوت کے کارکنوں سے بے انتہا محبت کرتے تھے اور بیٹوں سے فرماتے تھے: ''میں نے تم کو ختم نبوت کے کام کے لئے وقف کر دیا ہے۔'' اللہ تعالیٰ مرحوم کی کامل مغفرت فرمائے۔ تمام قارئین سے مرحوم کے لئے ایصال ثواب اور دعاؤں کی درخواست ہے۔

گستاخانہ خاکوں کی دوبارہ اشاعت

مغرب کی فکری دہشت گردی!

مولانا زاہد الراشدی

فرانس میں شائع ہونے والے گستاخانہ خاکوں اور متعلقہ اخبار کے دفتر پر حملے کے نتیجے میں ہونے والی ڈیڑھ درجن کے لگ بھگ ہلاکتوں پر ردعمل کا سلسلہ دنیا بھر میں جاری ہے۔ گزشتہ دنوں پیرس میں لاکھوں افراد کی ریلی کے ساتھ مختلف ممالک کے سربراہوں نے بھی شریک ہو کر اس سلسلے میں اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے، جبکہ پاکستان کے دینی حلقوں اور عوام کی طرف سے گستاخانہ خاکوں کی اشاعت پر شدید غم و غصہ ایک بار پھر سامنے آ رہا ہے۔

دراصل اس ضمن میں دو بلکہ تین الگ الگ مسئلے آپس میں گڈمڈ ہو گئے ہیں اور عالمی سطح پر مختلف لابیاں اپنے اپنے مقاصد کے لئے سرگرم عمل ہیں، جس سے یہ معاملہ بظاہر پیچیدگی اور کنفیوژن کا شکار دکھائی دیتا ہے۔

ایک مسئلہ یہ ہے کہ کیا کسی کی توہین اور اس کے مذہبی جذبات کی تحقیر، بالخصوص حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخی بھی اظہار رائے کے حق کا حصہ ہے؟ دوسرا یہ کہ کیا یہ جرم اس قدر سنگین ہے کہ اس پر موت کی سزا نافذ کی جائے؟ اور تیسرا یہ کہ اگر ایسے مجرم کو موت کی سزا ہی دی جائے گی تو اس سزا کا نفاذ کون کرے گا اور اس کی اتھارٹی کس کو حاصل ہوگی؟

جہاں تک پہلے مسئلے کی بات ہے اس پر پوری دنیا میں اتفاق رائے پایا جاتا ہے کہ توہین و تحقیر کا رائے کی آزادی سے کوئی تعلق نہیں ہے، کیونکہ کم و بیش ہر ملک میں شہریوں کو یہ حق قانوناً حاصل ہے کہ وہ ہتک عزت اور ازالۂ حیثیت عرفی کی صورت میں عدالت سے رجوع کریں اور ایسا کرنے والوں کو قانون کے مطابق سزا دلوائیں۔ سوال یہ ہے کہ اگر کسی بھی ملک کے عام شہری کی عزت نفس اور حیثیت عرفی کو قانونی تحفظ حاصل ہے اور اسے مجروح کرنے والا قانون کی نظر میں مجرم تصور کیا جاتا ہے، تو مذاہب کے پیشواؤں اور خاص طور پر حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کے لئے یہ حق کیوں تسلیم نہیں کیا جا رہا اور مذہب اور مذہبی راہنماؤں کی توہین و تحقیر کو رائے کی آزادی کے ساتھ نتھی کر کے جرائم کی فہرست سے نکال کر حقوق کی فہرست میں کیسے شامل کیا جا رہا ہے؟

> حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین و تحقیر سنگین ترین جرم ہے۔ اس لئے کہ اس میں مذہبی پیشواؤں کی توہین کے ساتھ ساتھ ان کے کروڑوں پیروکاروں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے اور امن عامہ کو خطرے میں ڈالنے کے جرائم بھی شامل ہو جاتے ہیں، جس سے اس جرم کی سنگینی میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے اور قرآن و سنت، بائبل اور وید سمیت تمام مسلمہ مذہبی کتابوں میں اس کی سزا موت ہی بیان کی گئی ہے

دوسرے مسئلے پر پورا عالم اسلام متفق ہے اور دیگر مذاہب بھی اس کی تائید کرتے ہیں کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین و تحقیر سنگین ترین جرم ہے۔ اس لئے کہ اس میں مذہبی پیشواؤں کی توہین کے ساتھ ساتھ ان کے کروڑوں پیروکاروں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے اور امن عامہ کو خطرے میں ڈالنے کے جرائم بھی شامل ہو جاتے ہیں، جس سے اس جرم کی سنگینی میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے اور قرآن و سنت، بائبل اور وید سمیت تمام مسلمہ مذہبی کتابوں میں اس کی سزا موت ہی بیان کی گئی ہے، کیونکہ اس سے کم سزا میں نہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے احترام کے تقاضے پورے ہوتے ہیں اور نہ ہی ان کے کروڑوں پیروکاروں کے مذہبی جذبات کی جائز حد تک تسکین ہو پاتی ہے۔

مگر جہاں تک تیسری بات ہے اس پر توجہ کی ضرورت ہے کہ موت کی سزا دینے کی اتھارٹی کس کو حاصل ہے؟ اس پر گفتگو اور مکالمے کی گنجائش موجود

ہے اور قانون کو ہاتھ میں لینے سے معاشرے میں جس لاقانونیت اور افراتفری کو فروغ ملتا ہے، اس پر قابو پانے اور اسے روکنے کے لئے باہمی بحث و مباحثہ کے ساتھ تمام طبقات کو متفقہ رائے اور موقف اختیار کرنا چاہئے، جبکہ ہماری رائے میں قانون کو ہاتھ میں لینے اور ازخود کارروائی کر ڈالنے کی بجائے قانون کا راستہ اختیار کرنے اور توہین وتحقیر کا سنگین جرم کرنے والوں سے قانون کے ذریعے نمٹنے کے طرز عمل کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے، کیونکہ اسی صورت میں ہم ان بہت سے مفاسد سے بچ سکتے ہیں جو اس بارے میں مسلسل بڑھتے جارہے ہیں۔ اس لئے فرانس میں قتل عام کا ارتکاب کرنے والوں کے عمل کی مذمت کرنی چاہئے، مگر توہین وتحقیر کے عمل کو بھی اسی طرح سنگین جرم قرار دے کر اس کی مذمت کرنا ضروری ہے۔

اس کے ساتھ ہی ہم اس مسئلے کے ایک اور پہلو کی طرف بھی توجہ دلانا چاہیں گے جو اس مسئلے پر مغربی دنیا کی سیاسی اور مذہبی قیادت کے متضاد موقف کے باعث سامنے آرہا ہے اور نمایاں ہوتا جارہا ہے۔ حال ہی میں برطانیہ کے وزیراعظم ڈیوڈ کیمرون اور امریکی صدر بارک اوباما نے مشترکہ بیان میں گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کو رائے کی آزادی کے دائرے میں شامل کیا ہے اور اسے اپنا پسندیدہ حق قرار دیا ہے جبکہ پاپائے روم نے کہا ہے کہ توہین اور مذہبی جذبات کی تحقیر کا آزادیٔ اظہار رائے کے حق سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ حتیٰ کہ انہوں نے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص میری ماں کی توہین کرتا ہے تو اسے میری طرف سے مکا کھانے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ ہمارے خیال میں مغربی دنیا کا یہ فکری تضاد ہی اس مسئلے کی اصل جڑ ہے کہ مذہب کے معاشرتی کردار سے انحراف کرنے والوں نے مذہب کے خلاف نفرت اور اس کی ہر لحاظ سے نفی اور توہین کو اپنا مشن بنا رکھا ہے، جبکہ خود مسیحی دنیا کی اعلیٰ ترین مذہبی قیادت بھی اس موقف کو قبول نہیں کر رہی۔

اس لئے ضرورت ہے کہ ارباب علم و دانش مغربی قیادت کے اس داخلی فکری تضاد کو واضح کریں اور مغربی لامذہبیت کی اس انتہا پسندی اور فکری دہشت گردی کو اجاگر کریں جو اس نے مذہب کے معاشرتی کردار کو دنیا سے ختم کردینے کی مہم میں مسلسل ناکامی کے بعد جھنجلاہٹ میں اختیار کر رکھی ہے اور جو اس بات کی علامت ہے کہ مغرب کی لامذہبیت انسانی معاشرے میں اپنی پسپائی کو یقینی سمجھتے ہوئے اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئی ہے۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۱۷؍جنوری ۲۰۱۵ء)

ترتیب جدید ایڈیشن

عقیدۂ ختم نبوت اور تردید قادیانیت کے موضوع پر

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی بے مثال تصنیف

تحفۂ قادیانیت کامل ٦ جلدیں

مرزا غلام احمد قادیانی کے وجوہ کفر وارتداد اور فتنۂ قادیانیت کے تعاقب میں لکھے گئے

بیسیوں مضامین ومقالات اور رسائل کا مجموعہ، عام فہم اور اچھوتا انداز تحریر، خوبصورت جلد، جاذب نظر سرورق

رعایتی قیمت صرف: **1200** روپے (علاوہ ڈاک خرچ)

اسٹاکسٹ: مکتبہ لدھیانوی، ۱۸ اسلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن کراچی 0321-2115595, 021-34130020

ناشر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، کراچی

موبائل فون کے ضروری احکام

قسط:۴

مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ

قرآن کریم والے موبائل کو بلا وضو چھونا:

س:...... بغیر وضو کئے اپنے موبائل کا چھونا جس میں قرآن کریم یا احادیث شریفہ وغیرہ کو چلایا جارہا ہو، کیا حکم رکھتا ہے؟

ج:...... موبائل کی اسکرین پر اگر قرآن کریم یا احادیث کے حروف نظر آرہے ہوں تو اس اسکرین کو بلا وضو چھونا جائز ہے، کیونکہ اسکرین کو چھونا براہ راست قرآن کریم کو چھونے کے حکم میں نہیں ہے، البتہ باوضو چھونا بہتر اور ادب کا تقاضا ہے۔

(تبویب: ۹۷۹/۱۸)

موبائل میں قرآن اور احادیث وغیرہ محفوظ کرنا:

س:...... کسی شخص کا اپنے موبائل میں قرآن و حدیث یا ادعیہ ماثورہ کو تحریری شکل میں محفوظ کرنا کیسا ہے؟ اور اس کو لے کر استنجاء و بیت الخلاء اور دیگر مقامات نجسہ وخبیثہ جیسے رقص کے اڈے اور فلم تھیٹرز وغیرہ میں جانا کیا حکم رکھتا ہے؟

ج:...... موبائل میں قرآن وحدیث اور ادعیہ ماثورہ وغیرہ محفوظ کرنے میں کوئی حرج نہیں، البتہ اگر انہیں کھول کر چلایا جارہا ہو تو اس حالت میں بیت الخلاء اور استنجاء وغیرہ میں اس موبائل کو لے جانا سخت بے ادبی شمار ہوگا، تاہم موبائل اگر بند ہے یا وہ پروگرام بند ہے جس میں آیت وغیرہ محفوظ ہیں تو بند ہونے کی حالت میں موبائل کو استنجاء وغیرہ میں لے جانا منع نہیں۔ (شامی، زکریا: ۵۱۹/۹)

موبائل پر آیت سجدہ سننا:

س:...... زید عمرو سے موبائل پر گفتگو کررہا ہے۔ زید کے پاس میں بیٹھا آدمی سجدہ کی آیت تلاوت کررہا ہے، جو عمرو کو سنائی دے رہی ہے تو کیا عمرو پر سجدۂ تلاوت واجب ہوگا؟ موبائل سے آنے والی آواز کا کیا حکم ہے؟

ج:...... صورت مسئولہ میں عمرو پر سجدۂ تلاوت واجب ہے، کیونکہ موبائل سے آنے والی آواز کا حکم لاؤڈ اسپیکر کی آواز کی مانند ہے۔ (شامی، زکریا: ۲/۵۷۷، احسن الفتاوی: ۴/۶۶)

موبائل کے ذریعہ چاند کی گواہی:

س:...... چاند کی گواہی کسی معتبر آدمی کے موبائل سے بطور میسج یا آواز سے مل رہی ہے تو کیا اس کو معتبر سمجھا جائے گا؟

ج:...... بذریعہ موبائل یا فون گواہی تو معتبر نہیں ہوسکتی، البتہ موبائل یا فون کے ذریعہ آمدہ خبریں اور اطلاعات اگر استفاضہ کے درجہ تک پہنچ جائیں یعنی ان کا جھٹلانا ممکن نہ ہو تو ایسی خبروں کا اعتبار کیا جائے گا۔ (جواہر الفقہ: ۱/۴۰۲، انوار رحمت: ۵۲۵)

موبائل کے ذریعہ طلاق:

س:...... اگر کوئی شخص بذریعہ موبائل اپنی بیوی کو طلاق دے تو اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

ج:...... موبائل کے ذریعہ طلاق دینے سے طلاق واقع ہوجاتی ہے، جبکہ شوہر اس کا اقرار کرے کہ موبائل میں، میں نے ہی طلاق دی ہے۔ (الدر مع الشامی، زکریا: ۴/۳۵۶)

دوران درس موبائل پر گفتگو:

س:...... زید ایک مدرسہ میں اُستاذ ہے، دوران درس اس کا موبائل بج رہا ہے تو کیا وہ درس روک کر اس کا جواب دے سکتا ہے؟ کیا اس سے اوقات مدرسہ کے تحفظ میں کوتاہی تو نہیں ہے؟ جبکہ موبائل کا جواب دیئے بغیر یہ تعیین مشکل ہے کہ فون ضروری ہے یا غیر ضروری؟

اسی طرح زید ایک حفظ کا مدرس ہے، طالب علم کا قرآن سن رہا ہے، درمیان میں موبائل کی گھنٹی بجی تو قرآن سنانے والے طالب علم کی تلاوت روک کر موبائل کا جواب دیا یا تلاوت جاری ہے اور یہ اپنے موبائل میں بات کرے؟ کیا اس سے منع عن ذکر اللہ والی بات لازم آئے گی؟

ج:...... موبائل پر گفتگو کرنا بھی آمنے سامنے گفتگو کرنے کی مانند ہے، بہتر یہ ہے کہ مدرسہ کے اوقات میں بالخصوص درس کے درمیان موبائل پر گفتگو نہ کی جائے اور موبائل بند رکھا جائے، البتہ اگر کوئی نہایت ضروری گفتگو کرنی ہو تو اس میں حد درجہ اختصار سے کام لیا جائے، خاص کر مدرسین کو موبائل پر یا کسی دوسرے شخص سے بات میں مشغول نہیں رہنا چاہئے، اس لئے کہ قرآن پاک میں تلاوت کے وقت خاموش رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (الاعراف: ۲۰۴، معارف القرآن: ۴/۱۶۱)

موبائل پر اجنبی عورت سے گفتگو کرنا:

س:...... موبائل آفس کو فون کرنے پر وہاں ایک عورت فون پر موجود ہے تو کیا اس سے گفتگو کرنے میں کوئی حرج ہے؟ جبکہ بات کوئی اہم نہیں، اس کے بغیر بھی معاملہ حل ہوجائے گا۔

ج:...... بلا کسی ضرورت کے اجنبی عورت سے بات چیت کی اجازت نہیں، لیکن اگر کوئی

ضرورت درپیش ہو تو اجنبی عورت سے بقدر ضرورت بات چیت کی گنجائش ہے۔

(درمع الشامی:۲/۷۷)

موبائل فون پر ”ہیلو“ سے گفتگو کا آغاز:

س:...... موبائل فون یا ٹیلی فون پر ”ہیلو“ سے کلام کا آغاز کرنا کیسا ہے؟

ج:...... شرعی طریقہ یہ ہے کہ جب دو آدمیوں کی ملاقات ہو تو پہلے سلام کیا جائے، اس کے بعد گفتگو شروع کی جائے، لہٰذا موبائل یا ٹیلی فون پر گفتگو کا آغاز ”السلام علیکم“ سے کرنا چاہئے، اگر ہیلو وغیرہ کے ذریعہ گفتگو کا آغاز کیا گیا تو یہ سنت کے خلاف ہوگا۔

(ترمذی:۲/۹۹، انوار رحمت:۱۰۵)

موبائل پر غیر مسلموں سے گفتگو کا آغاز:

س:...... بعض اوقات موبائل میں غلط نمبر والے فون بھی آتے ہیں، تو کیا فون اٹھانے پر فوری سلام کرے یا پہلے کوئی ایسا لفظ استعمال کرے جس سے پتہ چلے کہ مدمقابل مسلمان ہی ہے، پھر اپنے کلام کا آغاز سلام سے کرے؟

ج:...... اگر فون اٹھاتے وقت یہ معلوم نہ ہو کہ فون کرنے والا مسلمان ہے یا غیر مسلم؟ اور فون اٹھانے والے نے بے خبری میں سلام کردیا تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے، البتہ غیر مسلم کو جان بوجھ کر سلام کرنا ممنوع ہے۔

(بخاری شریف:۱/۶۱، انوار رحمت:۱۰۹)

معتکف کا موبائل کے ذریعہ تجارتی معاملہ کرنا:

س:...... کسی معتکف کا حالت اعتکاف میں بذریعہ موبائل تجارت کرنا کیسا ہے؟ آیا اس کی یہ تجارت منعقد ہوجائے گی یا نہیں؟

ج:...... حالت اعتکاف میں بذریعہ موبائل تجارت کرنے سے بیع تو منعقد ہوجائے گی، لیکن بہتر یہی ہے کہ مسجد میں ایسے دنیوی امور سے احتراز کیا جائے اور اسے ہر وقت کا مشغلہ نہ بنایا جائے، ایک آدھ مرتبہ میں کوئی حرج نہیں۔

(البحرالرائق:۲/۳۰۳)

معتکف کا بذریعہ موبائل گھر والوں سے باتیں کرنا:

س:...... اگر کوئی شخص حالت اعتکاف میں اپنے گھر والوں سے بذریعہ موبائل فون بات کرنا چاہے تو بات کرسکتا ہے یا نہیں؟

ج:...... جو شخص اعتکاف میں ہو، وہ اپنے گھر والوں اور رشتہ داروں سے بقدر ضرورت بات کرسکتا ہے۔(عالمگیری:۱/۲۱۲)

(جاری ہے)

بہترین شخص

گزشتہ سے پیوستہ

ڈاکٹر سید حسنین احمد ندوی

رائے کی اہمیت:

خواتین کو گھروں میں چونکہ عام طور پر کوئی خاص اہمیت نہیں دی جاتی، اس وجہ سے نہ اہم امور میں ان سے مشورہ کیا جاتا ہے اور نہ ہی ان کی رائے کو ترجیح دی جاتی ہے، تمام اہم فیصلے شوہر خود کرتے ہیں اور بیگم کا کام صرف سمع و طاعت ہوتا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ آپ نہ صرف گھریلو امور بلکہ امت سے متعلق بعض امور میں بھی بوقت ضرورت ازواج مطہرات سے مشورہ کیا کرتے تھے اور ان کے مشوروں پر عمل بھی کیا کرتے تھے، چنانچہ صلح حدیبیہ کے موقع سے جب آپ کے حکم کے باوجود حضرات صحابہ کرامؓ میں سے کسی نے بھی نہ قربانی کی اور نہ بال منڈوائے تو آپ ﷺ اس صورت حال سے کافی پریشان ہوئے اور خیمہ میں آ کر اپنی اہلیہ ام سلمہؓ سے اس سلسلہ میں مشورہ کیا، انہوں نے یہ مشورہ دیا کہ یارسول اللہ! آپ باہر تشریف لے جائیے اور اپنی قربانی ذبح کیجئے اور حلق کرالیجئے اور واپس آجائیے۔ آپ نے ایسا ہی کیا جسے دیکھ کر حضرات صحابہ کرامؓ بھی بادل نخواستہ اٹھ کھڑے ہوئے قربانی کی اور پھر بال منڈائے۔ (صحیح البخاری:٢٩٩٥)

گھریلو امور میں تعاون:

شریک حیات کے ساتھ گھریلو امور میں مشارکت وتعاون جس میں عام طور پر شوہر حضرات کم ہی دلچسپی لیتے ہیں، بلکہ بعض تو کسر شان سمجھتے ہیں، یہاں تک کہ وہ چھوٹی چھوٹی چیزوں کے لئے بھی بیوی پر انحصار کرتے ہیں، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال یہ تھا کہ آپ گھریلو کام میں اپنی بیویوں کا ہاتھ بٹاتے تھے، چنانچہ حضرت عائشہؓ سے جب دریافت کیا گیا کہ آپ کا گھر کے اندر کیا معمول ہوا کرتا تھا تو انہوں نے بیان کیا کہ آپ گھر کے کاموں میں گھر والوں کی مدد کیا کرتے تھے۔ (صحیح البخاری:٦٧٦)

ایک اور روایت میں انہوں نے بیان کیا کہ آپ اپنے کپڑے خود ہی سی لیا کرتے تھے، چپل کی مرمت کرلیتے تھے، اس کے علاوہ وہ سارے کام کرتے تھے جو عام طور پر مرد حضرات اپنے گھر میں کرتے ہیں۔ (مسند الامام احمد:٢٣٥١٠)

انسان کی یہ فطرت ہے کہ وہ زندگی کی یکسانیت معمول کے کام اور سنجیدہ ٹھوس اعمال کے تسلسل سے بور ہوجاتا ہے، قویٰ مضمحل، اعصاب پژمردہ اور دلچسپیاں مدہم پڑ جاتی ہیں، ایسے میں ضرورت ہوتی ہے کچھ تبدیلی، تنوع اور چٹپٹی چیزوں کی جس سے تھکن کے غبار چھٹ جائیں اور انسان تازہ دم ہوکر نئی آن اور نئی شان کے ساتھ کشاکش حیات کی جانب پھر سے متوجہ ہو، کھیل تفریح یا آج کی اصطلاح میں انٹرٹینمنٹ اس میدان میں تیر بہدف کا کام کرتا ہے، اسلام جوکہ فطری مذہب ہے، وہ انسان کی اس فطری طلب پر قدغن لگانے کے بجائے صحیح و درست انداز میں اس کی تسکین کی راہیں کھلی رکھتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف جلوت بلکہ خلوت میں بھی اسے برتا ہے اور رزم و بزم کے علاوہ اپنی خانگی زندگی کو بھی اس کی پھلجڑی سے گلنار وگلزار بنائے رکھا ہے، چنانچہ ایک مرتبہ حبشہ کے کچھ لوگ آ کر مسجد نبوی کے سامنے اپنے کرتب اور کھیل تماشا کا مظاہرہ کررہے تھے، آپ ﷺ نے خود ہی حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ کیا یہ تماشا دیکھنا چاہو گی؟ انہوں نے ہاں میں جواب دیا، آپ دروازہ کے پاس کھڑے ہوگئے اور عائشہؓ آپ کے کندھے پر ٹیک لگا کر کھیل دیکھتی رہیں۔ (النسائی:٨٨٥٨)

ایک غزوہ سے واپس آتے ہوئے آپ نے قافلہ کو آگے جانے کا حکم دیا، ان کے جانے کے بعد آپ نے حضرت عائشہؓ کے ساتھ دوڑ لگائی۔

(سنن ابی داؤد)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر پر نہیں ہوتے تو حضرت عائشہ کی سہیلیاں آ جاتیں اور سب مل کر کھیلا کرتی تھیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آتے ہی سب ادھر ادھر چلی جاتیں، آپ انہیں بلواتے اور خود باہر چلے جاتے، اس طرح حضرت عائشہ کو سہیلیوں کے ساتھ وقت گزارنے اور کھیلنے کے مواقع فراہم کرتے۔ (صحیح مسلم:٦٢٢٠)

ناپسندیدہ بات:

عام زندگی کی طرح ازدواجی زندگی بھی نشیب و فراز سے گزرتی ہے اور من میں لڈو پھوٹنے والی باتوں کے ساتھ ساتھ کبھی کبھی تن میں آگ لگا دینے والی باتیں بھی سننے کو ملتی ہیں، کاشانۂ نبوت بھی اس سے مستثنیٰ نہیں تھا، اگر آپ کو ازواج مطہرات سے کوئی نامناسب بات سننے کو ملتی تو اس پر ڈانٹ ڈپٹ اور لعنت ملامت کے بجائے حکیمانہ انداز میں اس طرح غلطی کی تصحیح فرماتے کہ اصلاح بھی ہوجائے اور کسی کی دل آزاری بھی نہ ہو، چنانچہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت صفیہؓ زار وقطار رو رہی ہیں، آپ نے رونے کا

سبب دریافت فرمایا، انہوں نے عرض کیا کہ حفصہؓ نے مجھے یہودی کی بیٹی ہونے کا طعنہ دیا ہے، آپ نے انہیں تسلی دی اور فرمایا کہ اس میں عار کی کوئی بات نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک اعزاز ہے جو اللہ نے تمہیں عطا کیا ہے، تم ان سے کہہ دو کہ میرے شوہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، باپ ہارون علیہ السلام ہیں اور چچا موسیٰ علیہ السلام لہٰذا میرے سامنے کیا اہمیت جتاتی ہو۔

(سنن الترمذی:۲۲۳۰)

ازدواجی چشمک:

میاں بیوی کے درمیان نوک جھونک، بحث و تکرار اور آپسی شکررنجی بھی عجیب چیزیں ہیں، پیار و محبت کی اس نگری کے اصول وضابطے عام دنیا کے آئین وقوانین سے بالکل الگ ہوتے ہیں یہاں ہار میں جیت ہوتی ہے اور جیت میں ہار، لہٰذا وہ ناداں جو اس حقیقت کو نہیں سمجھتے اور چھوٹی چھوٹی باتوں کو انا کا مسئلہ بنالیتے ہیں، اس رشتہ کی لطافت ولذت سے محرومی ان کا مقدر بنتی ہے۔ دیکھئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طرح کے مواقع پر کیا انداز ہوا کرتا تھا، ایک مرتبہ حضرت عائشہ کا کسی سلسلہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رائے کا اختلاف ہوگیا، آپ نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ ہمارے درمیان تم کس سے مفاہمت کرانا پسند کروگی؟ کیا عمرؓ پر تم متفق ہو؟ عائشہ نے کہا کہ عمرؓ کے مزاج میں سختی ہے، اس لئے میں انہیں اس معاملہ میں لانا نہیں چاہتی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم یہ پسند کروگی کہ تمہارے باپ ابوبکرؓ ہم دونوں کے درمیان صلح کرادیں؟ انہوں نے کہا: ہاں! یہ ٹھیک ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کو بلوایا، جب وہ آگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہؓ سے پھر پوچھا کہ پہلے تم اپنی بات کہوگی یا میں؟ عائشہؓ نے کہا کہ پہلے آپ ہی اپنی بات کہیں، لیکن بالکل ٹھیک کہیں یہ سنتے ہی ابوبکرؓ نے عائشہ کو ایک تھپڑ رسید کردیا اور اس سے پہلے کہ مزید پڑے عائشہؓ جلدی سے بھاگ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اوٹ میں آگئیں۔ یہ صورت حال دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کہا: آپ جاسکتے ہیں، میں نے آپ کو اس لئے نہیں بلایا تھا، جب ابوبکرؓ چلے گئے تو آپ نے عائشہ سے کہا: ادھر قریب آؤ، لیکن وہ نہ آئیں تو آپ نے فرمایا: ابھی تو باپ کے ڈر سے مجھ سے چپکی جارہی تھیں اور اب کیا ہوگیا؟ تھوڑی دیر بعد حضرت ابوبکرؓ واپس آئے تو دیکھا دونوں ہنس رہے ہیں تو انہوں نے کہا: مجھے بھی اپنی صلح میں ویسے ہی شریک کریں جیسا کہ ناچاقی کے دوران شریک کیا تھا۔

(ابوداؤد:۴۶۶۵)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی بات پر اہلیہ سے شدید ناراض ہوتے تو اس کا اظہار اس طرح کرتے کہ انہیں اکیلا چھوڑ دیتے، جیسا کہ آپ نے اس وقت کیا جب ازواج مطہرات نے آپ سے کثیر نان ونفقہ کا مطالبہ کیا تھا۔

کیرکٹر سے متعلق شکوک وشبہات:

ازدواجی رشتہ کی خوب صورت شاہراہ پر کبھی کبھی ایسے پیچ وخم بھی آتے ہیں جو آگے کے سفر کو مشکل بنادیتے ہیں، بہت سے لوگ تو ایسے مواقع پر اپنا توازن برقرار نہیں رکھ پاتے اور حادثہ کا شکار ہوجاتے ہیں، اس لئے کہ بیوی کے کیرکٹر سے متعلق شکوک وشبہات ایسی چیز ہے جس کا تصور ہی کسی بھی شوہر کے لئے انتہائی تکلیف دہ ہے، یہ وہ حساس موضوع ہے جو بسا اوقات ایک شریف اور سنجیدہ شخص کو بھی مشتعل کردیتا ہے اور بعض تو جوش غضب میں انتہائی خطرناک اقدام تک کرجاتے ہیں، ایسے مواقع سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی گزرنا پڑا، اس طرح کہ آپ کی چہیتی بیوی حضرت عائشہؓ کے کیرکٹر پر بعض شرپسندوں نے کیچڑ اچھالے اور اس افواہ کو مدینہ کی گلی کوچے میں پھیلادیا، اس کی خبر جب آپ تک پہنچی تو آپ نے محض بے بنیاد افواہ کی بنیاد پر بیوی کو قصوروار گرداننے کے بجائے مسجد نبوی کے منبر سے ان کا دفاع کیا، چنانچہ آپ نے فرمایا:

"اے مسلمانو! میرے اہل سے متعلق بعض تکلیف دہ بات مجھ تک پہنچی ہے، خدا کی قسم میں ان کے بارے میں خیر کے سوا کچھ نہیں جانتا۔"

اس کے بعد آپ نے براہ راست حضرت عائشہؓ سے بات کی اور فرمایا: "مجھ تک تمہارے بارے میں ایسی ایسی باتیں پہنچی ہیں، اگر تم اس تہمت سے بری ہو تو اللہ تعالیٰ تمہاری برأت واضح کردے گا اور اگر تم سے ایسا کوئی گناہ ہوگیا ہے تو اللہ سے توبہ و استغفار کرو۔"

یہ محض چند نمونے ہیں جو سیرت نبوی سے یہاں پیش کئے گئے، ورنہ سیرت نبوی اس طرح کے واقعات سے بھری پڑی ہے، مسلمان اگر اسے اپنی زندگی میں اپنالیں تو وہ بہت سی ازدواجی پیچیدگیوں سے نجات پاجائیں گے۔

(بشکریہ ماہنامہ دارالعلوم دیوبند انڈیا، اگست، ستمبر ۲۰۱۴ء)

دعائے صحت کی اپیل

کراچی.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی حلقہ نارتھ کراچی کے دیرینہ کارکن سید عرفان علی شاہ کی والدہ محترمہ عرصہ سے علیل ہیں۔ تمام قارئین سے گزارش ہے کہ محترمہ کے لئے خصوصاً اور دیگر تمام مسلمان مریضوں کے لئے عموماً صحت یابی کی دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مریضوں کو کامل صحت و تندرستی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

دعوتی و تبلیغی اسفار

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

چناب نگر میں:

مجلس کی مرکزی شوریٰ نے سالانہ سہ ماہی کورس ملتان کو ایک سال کا کردیا۔ مولانا رضوان العزیز سلمہ اس کے انچارج قرار پائے۔ شوال المکرم سے یہ کورس چناب نگر میں شروع ہے۔ بندہ کی ڈیوٹی حیات عیسیٰ علیہ السلام پڑھانے پر لگی۔ گزشتہ ماہ چار پانچ یوم سبق ہوا۔ والد صاحب کی علالت کی وجہ سے ہنگامی طور پر رخصت پر جانا پڑا۔ الحمدللہ! یکم دسمبر ۲۰۱۴ء سے ”قادیانی شبہات کے جوابات“ جلد دوم دوبارہ شروع کی، چنانچہ درج ذیل اسباق ہوئے: (۱) حیات عیسیٰ علیہ السلام۔ (۲) یات عیسیٰ علیہ السلام احادیث کی روشنی میں۔ (۲) حیات عیسیٰ علیہ السلام اور اجماع امت۔ (۳) مرزا قادیانی ، عقیدۂ حیات عیسیٰ علیہ السلام کے تین دور۔ (۵) حیات مسیح علیہ السلام اور بزرگان امت۔ (۶) قادیانیوں کے متفرق شبہات اور ان کے جوابات۔

مندرجہ بالا عنوانات پر یکم تا ۵ر دسمبر کو اسباق ہوئے، اسباق کا دورانیہ صبح ساڑھے آٹھ تا دس بجے، اور بعد نماز ظہر تا نماز عصر شام۔

خطبہ جمعہ:

جامع مسجد امیر حمزہ الفتح آباد۔ مولانا مفتی محمد طاہر کی دعوت پر جامع مسجد مذکور میں خطبہ جمعہ ہوا، ”عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کی اساس و بنیاد“ پر خطاب ہوا۔ مولانا عبدالرشید غازی سلمہ کا ساتھ رہا۔

حاجی محمد اسماعیل کے عشائیہ میں شرکت:

حاجی محمد اسماعیل فرنیچر ورکس جامع مسجد دھوبی گھاٹ کے نمازیوں میں سے ہیں، جہاں مولانا سید غلام مصطفیٰ شاہ مدظلہ ایک عرصہ تک امامت و خطابات کے فرائض سر انجام دیتے رہے۔ مجلس کے سابق مبلغین مولانا سید منظور احمد شاہ حجازیؒ، مولانا قاضی اللہ یار خانؒ، مولانا خدا بخش شجاع آبادی، اکثر و بیشتر تشریف لاتے رہے اور حاجی صاحب موصوف مبلغین ختم نبوت کے درسوں میں شرکت فرماتے رہے۔ ماہنامہ لولاک ملتان کے مستقل قارئین میں سے ہیں۔ انہوں نے مولانا غازی سے فرمائش کی کہ مبلغین حضرات میرے ہاں تشریف لائیں۔ چنانچہ مولانا عبدالرشید غازی، مولانا سید خبیب احمد شاہ اور راقم الحروف سمیت کئی ایک حضرات نے شرکت کی اور رات گئے تک مختلف جماعتی امور پر گفتگو رہی۔ رات کا قیام دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواز ٹاؤن میں رہا۔

مولانا سعداللہ لدھیانوی کی شادی خانہ آبادی:

مجلس ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی زید مجدہ کے فرزند ارجمند عزیزی مولانا سعداللہ کی شادی خانہ آبادی حاصل پور جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا گلزار احمد گل کی برادرزادی سے ہوئی۔ ۳۰ر نومبر کو دعوت ولیمہ کی دعوت اور اصرار کے باوجود شرکت نہ ہوسکی۔ ۶ر دسمبر کو فیصل آباد سے واپسی پر رات کا قیام جامع مسجد بلال غلہ منڈی ٹوبہ میں رہا۔ مجلس کے راہنماؤں مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی، قاضی فیض احمد، رکن مرکزی شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، قاضی امتیاز احمد، مولانا سعداللہ اور مولانا خبیب احمد سمیت رفقاء مجلس سے گفتگو رہی۔ صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد میں درس قرآن پاک ہوا۔ درس کے بعد شورکوٹ کینٹ کے راستہ ملتان روانگی ہوئی۔

شورکوٹ کینٹ میں ہمارے حضرت خواجہ خواجگان مولانا خان محمد نوراللہ مرقدہ کے متعلقین و احباب خاصی تعداد میں رہائش پذیر ہیں، ان میں نہایت قابل قدر جماعتی ساتھی ہومیو پیتھک ڈاکٹر محمد شفیق ہیں، انہیں معلوم ہوا کہ اسی راستہ سے ملتان روانگی ہوگی تو ان کے اصرار پر چند لمحہ کے لئے کی مسجد کے قریب ان کے ہاں ٹھہرے۔

مجلس علماء اسلام کا قیام:

مسلک دیوبند سے تعلق رکھنے والی آٹھ جماعتوں جمعیت علماء اسلام (ف، س گروپ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، اہل السنت والجماعت، مجلس احرار اسلام، پاکستان شریعت کونسل، جمعیت اشاعت التوحید، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے راہنماؤں کا اجلاس اور اتحاد کے صدر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم کی صدارت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ میں منعقد ہوا۔

اجلاس میں حضرت ڈاکٹر صاحب کے علاوہ ابن امیر شریعت مولانا حافظ سید عطاء اللہ مومن شاہ بخاری، حافظ حسین احمد، مولانا محمد احمد لدھیانوی، مولانا اللہ وسایا، قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا عبدالرؤف فاروقی، مولانا عبدالغفار تونسوی، مولانا محمد عمر قریشی،

مولانا سید محمد کفیل بخاری، مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد طیب ظاہری، مولانا مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی سمیت کئی علماء کرام نے شرکت کی۔

اتحاد کی سپریم کونسل کے رہنماؤں نے آٹھ نکاتی ایجنڈے کا اعلان کیا اور جو اہل حق کو متحد و متفق کریں گے۔ ایک دوسرے کے احترام اور باہمی اعتماد کی فضا کو مستحکم کرنے کی کوشش کریں گے۔ کسی سانحہ کی صورت میں کسی رابطہ یا دعوت کا انتظار کیے بغیر متاثرہ جماعت اور افراد کے ساتھ بھرپور تعاون کریں گے۔ مشترکہ مقاصد کے لئے مشترکہ ماحول اور مجالس و اجتماعات منعقد کئے جائیں گے اور اس کے لئے عملی اقدامات کئے جائیں گے۔ سپریم کونسل اور رابطہ کمیٹی کے فیصلوں پر درآمد میں حتی الامکان کوتاہی نہیں کریں گے اور آٹھ نکاتی ایجنڈا کی ہر سطح پر زیادہ سے زیادہ تشہیر کریں گے۔ ملک میں عوامی رائے کو اس ایجنڈے اور پروگرام کو ہموار کرنے کے لئے ہر میسر ذریعہ اختیار کریں گے۔ باہمی شکایات اور تنازعات کو مل بیٹھ کر طے کریں گے اور اسے باہمی دائرے سے باہر لے جانے سے گریز کریں گے۔ نیز طے پایا کہ اس اتحاد کا نام ''مجلس علماء اسلام'' ہوگا، اس کے جنرل کونسل میں علماء دیوبند کی تمام جماعتوں کے سربراہ شامل ہوں گے جبکہ اکیس رکنی سپریم کونسل میں جماعتوں جمعیت علماء اسلام (ف، س) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مجلس احرار اسلام، وفاق المدارس العربیہ پاکستان، جمعیت اشاعت التوحید والسنہ، خدام اہلسنت، پاکستان شریعت کونسل کے سربراہان کے علاوہ ملک کی نامور شخصیات شامل ہوں گی۔ جن کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

• حضرت مولانا سلیم اللہ خان، حضرت مولانا عبیداللہ اشرفی، حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی، حضرت مولانا فضل الرحمٰن، مولانا سمیع الحق، مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی، حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ، مولانا محمد طیب طاہری، مولانا فداء الرحمٰن درخواستی، مولانا مفتی عبدالرحیم، مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری، مولانا مفتی زرولی خان، مولانا محمد احمد لدھیانوی، مولانا مفتی حمیداللہ جان، مولانا سعید یوسف جان، مولانا مفتی غلام الرحمٰن، مولانا عبدالحفیظ مکی، مولانا قاضی ظہور حسین اظہر، مولانا عبدالصمد ہالیجوی، مولانا مفتی محمد نعیم۔

مولانا عطاء المومن شاہ بخاری کی سربراہی میں گیارہ رکنی رابطہ کمیٹی تشکیل دی گئی، جس کے ارکان درج ذیل ہوں گے۔ مولانا حافظ حسین احمد، مولانا عبدالرؤف فاروقی، مولانا محمد حنیف جالندھری، مولانا الطاف الرحمٰن، مولانا سید محمد کفیل بخاری، مولانا اللہ وسایا، ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں، مولانا اشرف علی، مولانا محمد عمر قریشی، مولانا زاہد الراشدی۔ اجلاس میں طے پایا کہ ''مجلس علماء اسلام'' کا پہلا اجلاس (جنرل کونسل) ۱۴؍جنوری کو کراچی میں ہوگا۔ جس کے انتظامات کی نگرانی حافظ حسین احمد، مولانا محمد احمد لدھیانوی اور حافظ احمد علی کریں گے۔

چک نمبر۱۴۴/۱۰ آر خانیوال میں خطبہ جمعہ:

جناب طارق محمود ضیا نے حضرت ناظم اعلیٰ صاحب دامت برکاتہم کو اطلاع کی کہ چک نمبر۱۴۴/۱۰ آر تحصیل جہانیاں منڈی میں قادیانی گروہ سے تعلق رکھنے والے چند افراد کے گھر ہیں، جو اپنے ذاتی اثر ورسوخ اور میل ملاپ کی وجہ سے علاقہ میں موثر ہیں، وہ اپنے مردے ہمارے قبرستان میں دباتے ہیں۔ مسلمان ان کی نماز جنازہ میں شریک ہوتے ہیں اور انہیں اپنی شادی غمی میں شریک کرتے ہیں، لہٰذا کسی ساتھی کی ڈیوٹی لگائیں کہ وہ وہاں جمعۃ المبارک کا خطبہ دیں۔ چنانچہ حضرت والا نے بندہ کو حکم فرمایا کہ ۱۲؍دسمبر کا جمعہ مذکورہ بالا چک میں پڑھائیں۔ راقم الحروف حسب الحکم مذکورہ بالا چک میں گیا، مذکورہ چک سے پہلے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر کے ماموں اور سسر حاجی محمد حبیب چک نمبر۱۳۶/۱۰آر میں رہائش پذیر ہیں، چند منٹ کے لئے چک نمبر۱۳۶ میں ٹھہرے اور حاجی محمد حبیب کی عیادت مولانا ناصر کے نسبتی برادران مولانا محمد ارشد، محمد افضل وغیرہ سے ملاقات کی۔ بعدازاں چک نمبر۱۴۴ میں پہنچے، جہاں جناب ضیاء اللہ حقانی، جناب طارق محمود ضیا اور مولانا محمد ادریس نے خیر مقدم کیا، پونے ایک سے تقریباً پونے دو بجے تک بیان ہوا۔

راقم نے قادیانیوں کے عقائد اور ان کی غلیظ عبارات پیش کرکے شرکاء جمعہ سے وعدہ لیا کہ وہ قادیانیوں کی شادی، غمی اور جنازہ میں شرکت نہیں کریں گے۔ قادیانی مردوں کو اپنے قبرستان میں تدفین کی اجازت نہیں دیں گے، اگر کوئی قادیانی دفن کیا گیا تو اسے اپنے قبرستان سے نکلوانے کے تمام ذرائع استعمال کریں گے۔ قادیانی دکانداروں سے سودا سلف نہیں خریدیں گے۔ قادیانی گاہکوں کو سودا سلف نہیں بیچیں گے۔ آئندہ قادیانیوں کے ساتھ مکمل بائیکاٹ کرکے انہیں سوچنے پر مجبور کریں گے کہ یا قادیانیت سے تائب ہوجائیں یا چک چھوڑ دیں۔ چک نمبر۱۲۱/۱۰آر میں صحیح العقیدہ سنی، حنفی، دیوبندی مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ جناب طارق محمود ضیا نے کہا کہ مذکورہ چک ۱۹۱۴ء میں آباد ہوا۔ تقسیم کے بعد یہاں حضرت مولانا سید محمود امین شاہ مخدوم پوریؒ بھی خطیب رہے۔ ان کے ہاں بیٹا ہوا انہوں نے اس کا نام محمد معاویہ رکھا وہ بچپن میں فوت ہوگیا۔ ضعیف الاعتقاد لوگوں نے کہا کہ چونکہ اس نے بچہ کا نام معاویہ رکھا ہے۔ اس لئے وہ مرگیا۔ شاہ صاحب کے ہاں دوسرے بچے کی ولادت ہوئی تو آپ نے اس کا نام بھی معاویہ رکھا۔ یکے بعد دیگرے چار پانچ بچے ہوئے سب کا نام معاویہ رکھا۔ شاہ صاحب کے موجودہ فرزند کا نام بھی ''سید معاویہ امجد'' رکھا، جو بقید حیات ہیں اور حضرت کے جانشین ہیں۔ اللہ پاک انہیں سلامت باکرامت رکھیں۔

مولانا محمد اکرم لانگ سے ملاقات:

موصوف ہمارے بہاولپور کے مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی زید مجدہ کے قریبی عزیز اور ہمارے تعلیم کے زمانہ کے جامعہ خیرالمدارس ملتان کے ساتھی ہیں۔ مدرسہ ضیاء العلوم کے نام سے چک نمبر۱۱۲ آر۱۰ جہانیاں منڈی میں مدرسہ چلا رہے ہیں عصر کی نماز ان کے ہاں پڑھی اور کچھ دیر ان کے ہاں رہنے کا اتفاق ہوا۔۱۲ دسمبر مغرب کی نماز جامع مسجد المنار خانیوال میں ادا کی۔

حضرت مولانا عبدالمالک صدیقیؒ کے مزار پر:

مولانا عبدالمالک صدیقیؒ ہمارے دادا پیر حضرت اقدس فضل علی قریشیؒ کے خلیفہ مجاز تھے۔ خانیوال میں ہزاروں تشنگان علوم نبوت واصلاح باطن کو سیراب کیا۔ مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۷۳ء کو انتقال فرمایا۔ جامع مسجد المنار کے مشرقی جانب چھوٹے سے قبرستان میں آرام فرمارہے ہیں۔ آپ کے خلفا کی تعداد ۱۷۲ ہے۔ حضرت خواجہ صاحب کی وفات کے بعد حضرت مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی ان کے جانشین مقرر ہوئے۔ موصوف شیخ طریقت ہیں اور شعلہ بیانی سے سامعین کے دلوں کو گرماتے ہیں۔ نیز اللہ، اللہ کی ضربوں سے دلوں کے زنگ اتارتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خانیوال کے امیر ہیں۔ اگرچہ موصوف کی زیارت تو نہ ہوسکی، کیونکہ موصوف صوبہ خیبرپختونخوا کے تبلیغی واصلاحی دورہ پر تھے۔

۱۳ دسمبر کی صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد المنار میں "من یطع اللّٰہ والرسول" پر درس و بیان ہوا، جو تقریباً آدھ گھنٹہ تک جاری رہا۔

قاری عبدالمالک مدظلہ کی خدمت میں:

چک نمبر۸۴ کی جامع مسجد کے خطیب مولانا قاری عبدالمالک مدظلہ کی خدمت میں ساڑھے گیارہ بجے حاضری ہوئی۔ موصوف نے بڑے تپاک سے مولانا عبدالستار گورمانی اور راقم کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔ تقریباً ایک گھنٹہ تک ان کے فیوض وبرکات سے مستفید ہونے کا موقع ملا۔

جامعہ مالکیہ میں بیان:

جامعہ مالکیہ کی بنیاد حضرت مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی نے رکھی۔ بنات میں دورۂ حدیث شریف تک اور بنین میں رابعہ تک کتابیں پڑھائی جاتی ہیں، جن میں کثیر تعداد میں بنین اور بنات زیر تعلیم ہیں۔

بستی سراجیہ خانیوال:

سلسلہ نقشبندیہ سراجیہ کندیاں شریف کے دوسرے سجادہ نشین حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ لدھیانویؒ تقسیم کے بعد خانیوال کے مضافات "بستی سراجیہ" میں قیام پذیر ہوئے۔ حضرت ثانی کے فرزند ارجمند حضرت حافظ محمد عابدؒ بھی بستی سراجیہ میں رہائش پذیر رہے۔ حضرت حافظ صاحب کے فرزند محمد رضوان کا مکان بھی بستی سراجیہ میں موجود ہے، اگرچہ عزیزم صاحبزادہ محمد رضوان سلمہ لاہور منتقل ہوچکے ہیں، بستی سراجیہ میں حضرت اقدس خواجہ خواجگان مولانا خان محمد صاحب نوراللہ مرقدہ کا خاصا حلقہ موجود ہے۔ حضرت حافظ صاحبؒ کے فرزند نسبتی چوہدری محمد آصف، حافظ محمد رفیق، قاری تصور کی دعوت پر ۱۳ دسمبر بعد نماز عشاء جامع مسجد ختم نبوت میں درس کا اہتمام کیا گیا، راقم الحروف کی مولانا عبدالستار گورمانی کی معیت میں بستی سراجیہ حاضری ہوئی۔ عشاء کے بعد قاری محمد یوسف نقشبندی کی تلاوت ونعت ہوئی، بعدازاں قاری محمد وسیم نے حمد و نعت پیش کی۔ تلاوت وحمد اور نعت کے بعد راقم نے "الیوم اکملت لکم دینکم" سورۂ مائدہ کی آیت نمبر۳ کا کچھ حصہ تلاوت کیا، جس میں تکمیل دین کا اعلان کیا گیا، جب دین کامل ومکمل ہوگیا تو کسی نبی کی ضرورت باقی نہ رہی، کیونکہ نبیوں کی آمد کا مقصد اللہ پاک کے دین کو بیان کرنا تھا، جب دین کامل و مکمل ہوگیا تو نبیوں والا کام اللہ پاک نے امت مسلمہ کے علماء کرام، مشائخ عظام سے لیا۔ تقریباً پون گھنٹہ بیان ہوا، بیان ودعا کے بعد برادرم چوہدری محمد آصف نے مہمانوں کی ضیافت کا انتظام کیا ہوا تھا، جس میں مبلغین ختم نبوت نے بھی شرکت کی۔

حاجی علم الدین کی وفات:

حاجی علم الدین ہمارے حضرت خواجہ صاحبؒ کے متعلقین میں سے صحیح العقیدہ حنفی دیوبندی مسلک سے تعلق رکھنے والے مسلمان تھے، اور مجلس کے معاونین میں سے تھے۔ راقم نے مولانا عبدالستار گورمانی زیدہ مجدہ کی معیت میں حاجی صاحبؒ کے بیٹوں سے ملاقات کر کے تعزیت کی اور رات کے پروگرام میں اجتماعی دعا بھی ہوئی۔

جامعہ مالکیہ للبنات میں خطاب:

۱۴ دسمبر کو قبل از ظہر جامعہ مالکیہ للبنات میں بیان ہوا، بیان کے بعد جمعیت علماء اسلام کے صوبائی رہنما اکرام القادری اور ان کے رفقاء سے مدرسہ احسن المدارس میں ملاقات کی اور مختلف جماعتی اور بین الجماعتی امور پر مشاورت ہوئی۔ خانیوال مردم خیز علاقہ ہے، جہاں حضرت خواجہ عبدالمالک صدیقیؒ کے علاوہ مولانا محمد یوسف فاضل دارالعلوم دیوبند متوفی ۱۹ جنوری ۱۹۸۹ء، مولانا محمد حسن خلیفہ شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ متوفی ۲۴ جولائی ۱۹۹۶ء، خواجہ صوفی بشیر احمد چشتی نظامی سلیمانی، خواجہ محمد شاہ بخش، قاری محمد عیسیٰ ناصر فاضل جامعہ خیرالمدارس ملتان، خلیفہ مجاز حضرت حکیم محمد اخترؒ، مولانا محمد رمضان ازہر ۱۹۸۵ء میں کبیر والا سے ملتان جاتے ہوئے روڈ ایکسیڈنٹ میں شہید ہوئے۔ خانیوال کسی زمانہ میں تحصیل تھی کچھ عرصہ قبل ضلع بنا، کبیر والا خانیوال کی تحصیل ہے، جہاں ملک کی مشہور و دینی درسگاہ دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا واقع ہے۔ (جاری ہے)

تحریک ختم نبوت میں بہاول پور کا کردار!

(۱۹۸۰ء سے ۱۹۹۰ء تک)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

بہاول پور ریاست ایک اسلامی ریاست تھی۔

قیام پاکستان کے بعد پاکستان کا حصہ بنی اس ریاست کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ریاست کے چیف کورٹ نے ۱۹۳۵ء میں قادیانیوں کے خلاف فیصلہ دیا۔ ''مقدمہ بہاول پور'' مشہور زمانہ کیس ہے جس کی پیروی کے لئے امام العصر حضرت علامہ سیّد انور شاہ کشمیریؒ، مناظر اسلام مولانا سیّد مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ، مولانا ابوالوفا شاہ جہان پوریؒ، مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ جیسی جبال العلم شخصیات نے بہاول پور میں اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرمایا۔ اس فیصلہ کے اثرات اب تک موجود ہیں کہ قادیانیت کے خلاف اس کے بچے بچے کے جذبات قابل تقلید ہیں۔ بندہ جب بہاول پور میں مبلغ کی حیثیت سے آیا تو اس وقت جیسا کہ پہلے مذکور ہوا۔ مجلس کے امیر الحاج محمد ذکراللہؒ تھے جو مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے عزیزوں میں سے تھے۔ ایک عرصہ تک مجلس بہاول پور کے امیر رہے تھے۔ انہیں اللہ پاک نے دو بیٹوں سے نوازا تھا۔ محمد ادریس جوانی میں ان کی زندگی میں انتقال فرما گئے جبکہ بڑے بیٹے مولانا سید الرحمن مدظلہ عالم فاضل ہیں۔ بہاول پور کے جامعات میں بخاری و ترمذی کا مفت درس دیتے رہے ہیں۔ بہاول پور میں جب بھی قادیانیت کا کوئی قضیہ سامنے آیا تو بہاول پور سراپا احتجاج بن گیا۔ ۱۹۸۲ء میں ربوہ میں ایک استاذ محمد نواز پر قادیانیوں نے قاتلانہ حملہ کیا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عمائدین کا اجلاس ۶ دسمبر ۱۹۸۲ء کو الحاج عمر دین کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں درج ذیل قرارداد منظور کی گئی۔ مجلس بہاول پور کے نمائندہ اجلاس میں ربوہ میں رونما ہونے والے حالیہ واقعات بالخصوص قومی تعلیمی اداروں میں متنبی قادیان مرزا غلام احمد قادیانی کی تعریف و توصیف اور قصیدہ خوانی، قابل احترام استاذ محمد نواز پر قاتلانہ حملہ پر گہرے دکھ کا اظہار کیا گیا۔ حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ ربوہ (چناب نگر) کے تعلیمی اداروں میں غنڈا گردی بند کی جائے اور قاتلانہ حملہ کرنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

۱:... ڈائریکٹر تعلیمات فیصل آباد کے جانبدار رویہ کی بھی مذمت کی گئی اور اس کی برطرفی کا مطالبہ کیا گیا اور اس کے قائم مقام کسی دین اور دیانت دار مسلمان افسر کی تقرری کا مطالبہ کیا گیا۔

۲:... قادیانی جماعت کا سابق چیف گرو مرزا طاہر احمد سازشی ذہن رکھتا تھا اور قادیانی جماعت کے افراد نے لوگوں کو کسی نہ کسی شرارت سے دوچار رکھا۔ چنانچہ اس کا بیان قادیانی اخبار الفضل میں ۷رنومبر ۱۹۸۲ء میں شائع ہوا کہ: ''ہم مسلمان ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اسلام سے خارج نہیں کر سکتی۔'' مرزا طاہر کے اس بیان کو مجلس کے اجلاس میں اشتعال انگیز قرار دیا گیا اور قادیانیوں کو آئین پاکستان کا پابند بنانے کا مطالبہ کیا گیا۔

۳:... کیپ ٹاؤن افریقہ میں قادیانیوں نے رٹ دائر کی کہ: ''مسلمان ہمیں مسلمان نہیں سمجھتے، ہمیں اپنے قبرستانوں میں دفن نہیں ہونے دیتے۔ لہٰذا انہیں پابند کیا جائے کہ وہ ہمارے مردے اپنے قبرستانوں میں دفن ہونے دیں۔ نیز ہمیں مسلمان سمجھیں۔'' وہاں کے مسلمانوں نے رابطہ عالم اسلامی کی وساطت سے حکومت پاکستان سے رابطہ کیا۔ حکومت نے ریٹائرڈ ججز، وکلا، علما کرام پر مشتمل ایک وفد بھیجا، جس میں مجلس کی نمائندگی مولانا عبدالرحیم اشعرؒ نے کی۔ کیس مختلف مراحل طے کرتے ہوئے وہاں کی سپریم کورٹ میں پہنچا۔ سپریم کورٹ نے قادیانیوں کے خلاف فیصلہ دیا تو مجلس بہاول پور نے اس فیصلہ کا خیر مقدم کیا اور مولانا عبدالرحیم اشعرؒ کے اعزاز میں استقبالیہ کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ چوک بازار کے بہاول پور ہوٹل میں مولانا کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا، جس میں بہاول پور کے علماء کرام، مشائخ عظام، کاروباری تنظیموں کے عمائدین نے بھرپور شرکت کی اور اسی شب جامع مسجد الفردوس زنانہ ہسپتال روڈ میں جلسہ بھی منعقد ہوا، جس میں مناظر اسلام مولانا عبدالرحیم اشعرؒ نے تفصیلی بیان فرمایا۔

(منقول از رجسٹر کارروائی ۲۰ صفر المظفر ۱۴۰۳ء)

کوثر کالونی بہاول پور میں بیت الذکر کے قیام پر صدائے احتجاج:

قادیانی اپنے دجل و فریب کو پھیلانے کے لئے وقتاً فوقتاً کوئی نہ کوئی شرارت کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے کوثر کالونی نزد ماڈل ٹاؤن بی میں

”بیت الذکر“ کے نام سے دارالارتداد قائم کیا تو ۷؍ فروری ۱۹۸۳ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر مختلف مسالک اور جماعتوں کا اجلاس خطیب شہر حضرت مولانا قاضی عظیم الدین علویؒ کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں حضرت مولانا مفتی غلام قادرؒ خیر پور ٹامیوالی، حضرت مولانا مفتی غلام فرید بہاول پور، مولانا عطاء اللہ نور پور نورنگا، مولانا غلام مصطفیٰ بہاول پور، حاجی عبدالحئی منڈی یزمان، مولانا حکیم عبدالجلیل، قاری سعید احمد بہاول پور، مولانا احمد حسن منڈی یزمان، مولانا غلام محمد کہروڑپکا، مولانا محمد میاں لودھراں، مفتی عبدالقدوس احمد پورشرقیہ، بریلوی مکتب فکر کے مولانا عبدالحکیم اور راقم نے شرکت کی۔ الحاج سیف الرحمن، غلام سرور خان نے شرکاء اجلاس کو بتلایا کہ قادیانیوں نے کچھ عرصہ پہلے اسی مقام پر اپنی عبادت گاہ تعمیر کی، جس کی مسلمانان بہاول پور نے اینٹ سے اینٹ بجادی۔ اب پھر اسی مقام پر دوبارہ تعمیر کرنا چاہتے ہیں جو ارتداد و کفر کی تبلیغ کا مرکز ہوگی۔ مسلمانان بہاول پور ایسی کسی کمین گاہ کو برداشت نہیں کریں گے، قانونی کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ (منقول کارروائی کمیٹی)

اسلم قریشی کی گمشدگی:

سیالکوٹ دفتر ختم نبوت کے نگران جناب اسلم قریشی ”معراج کے“ میں جمعہ پڑھانے گئے اور واپس نہ آئے، جس پر پورے ملک میں صدائے احتجاج بلند کی گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے تمام مسالک و مکاتب فکر پر مشتمل ”مجلس عمل تحفظ ختم نبوت“ تشکیل دی، جس کے مرکزی صدر خواجہ خواجگان حضرت خواجہ خان محمد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، نائب مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی، علامہ علی غضنفر کراروی، ناظم اعلیٰ بریلوی مکتب فکر کے رہنما مفتی مختار احمد نعیمی، رابطہ سیکریٹری مولانا محمد شریف جالندھریؒ، سیکریٹری اطلاعات مولانا زاہد الراشدی مقرر کئے گئے۔ مرکزی مجلس عمل نے ۲۰؍مئی ۱۹۸۳ء کو یوم احتجاج منانے کا فیصلہ کیا، اس سلسلہ میں بہاول پور میں یوم احتجاج منایا گیا، جامع مساجد میں قراردادیں منظور کی گئیں۔

انہار بہاول پور قادیانیوں کی کمین گاہ:

اسی دوران منکشف ہوا کہ محکمہ انہار کے ملازم غلام احمد قادیانی ہے۔ اس نے اپنی سرکاری رہائش گاہ کو عبادت گاہ کا درجہ دیا ہوا ہے۔ وہاں قادیانی اجلاس واجتماع منعقد کرتے ہیں۔ چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ۶؍مئی کے اجلاس میں فیصلہ کیا کہ محکمہ انہار کے افسران سے اس کمین گاہ کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا جائے۔ نیز بلوچ کالونی میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے انسداد کا مطالبہ کیا گیا۔

بہاول پور میں مجلس عمل کا قیام:

مولانا محمد اسلم قریشی کی برآمدگی، قادیانیوں کی ارتدادی ریشہ دوانیوں کے انسداد و تعاقب کے لئے تمام مسالک کے علماء کرام، رہنماؤں کا اجلاس ۴؍مارچ ۱۹۸۴ء کو مولانا غلام مصطفیٰ ”ناظم اعلیٰ دارالعلوم مدنیہ کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں درج ذیل عہدیداران منتخب کئے گئے:

”کنوینر: مولانا غلام مصطفیٰ، سیکریٹری: مولانا عبدالحکیم بریلوی، ایڈہاک کمیٹی: مولانا محمد یوسف، الحاج سیف الرحمن، محمد اسماعیل شجاع آبادی (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)، عبداللہ قریشی ایڈووکیٹ، محمد یاسین قریشی جمعیت علماء اسلام، اسلوب احمد خان جماعت اسلامی، منشی عبدالحق جمعیت اہل حدیث، شیخ محمد اقبال انجمن تاجران، گلزار احمد نسیم، عبدالمجید گل (صحافی)، سراج بدر بریلوی۔“

مجلس عمل بہاول پور نے مرکزی مجلس عمل کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کا عہد کیا۔ معروضی حالات کے مطابق کئی ایک قراردادیں منظور کی گئیں۔ اجلاس میں مختلف جماعتوں کے ۳۶ حضرات نے شرکت کی۔

مجلس عمل کا اجلاس: ۸؍مارچ ۱۹۸۴ء کو کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مقامی رہنماؤں کا اجلاس مولانا غلام مصطفیٰ کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں مولانا محمد یوسف، حاجی سیف الرحمن، مولانا عبدالحکیم، محمد عبداللہ قریشی ایڈووکیٹ، گلزار احمد نسیم (صحافی روزنامہ سیادت) نے شرکت کی۔ نیز انجمن تاجران کی طرف سے سیٹھ محمد شجاع احمد (نوائے وقت) نذیر ناز کو مجلس عمل میں شامل کیا گیا۔ مختلف چوک میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کا نوٹس لیا گیا۔

مجلس عمل کے اجلاس میں صدر مملکت کے بیان کا خیر مقدم:

مقامی مجلس عمل کا اجلاس مولانا غلام مصطفیٰ“ کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق (مرحوم) کے بیان: ”میں قادیانیوں کو کافر سے بدتر سمجھتا ہوں“ کا خیر مقدم کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ صدر مملکت اپنے بیان کو عملی جامہ پہنائیں۔ قائد اعظم میڈیکل کالج میں قادیانی طلبا کی شرانگیزی کا نوٹس لیتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانی طلبا کو آئین وقانون کا پابند کیا جائے تاکہ کالج میں لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا نہ ہو۔ مرکزی مجلس عمل کے مطالبات کی تائید کرتے ہوئے حکومت سے کہا گیا کہ ۳۰؍اپریل تک مجلس عمل کے مطالبات کو تسلیم نہ کیا گیا تو قادیانیوں کی عبادت گاہوں کے ساتھ وہ سلوک کیا جائے گا جو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین کی مسجد ضرار کے ساتھ کیا تھا۔

قادیانیوں نے مرزا طاہر کی طرف سے ”مباہلہ کا چیلنج“ نامی کتابچہ تقسیم کیا۔ جس سے شہر میں اشتعال پھیل گیا اور انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ

پمفلٹ تقسیم کرنے والوں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ مجلس عمل کے مرکزی رہنما مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ کی گرفتاری کی پُرزور مذمت کرتے ہوئے ان کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا گیا (واضح رہے کہ مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ کو گرفتاری کے بعد بہاول پور جیل میں منتقل کیا گیا تھا) نیز ۲۸؍اپریل کو جامع مسجد الصادق میں احتجاجی جلسہ کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا اور طے ہوا کہ جلسہ میں مقامی مجلس عمل کے رہنما خطاب فرمائیں گے۔ اجلاس میں مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا محمد یوسف، مولانا عبدالحکیم (بریلوی)، امجد قریشی، مجید گل، نذیر ناز (صحافی)، انجمن تاجران کے رہنما حاجی سیف الرحمن، سیٹھ محمد شجاع، شیخ محمد اقبال اور راقم محمد اسماعیل شجاع آبادی سمیت کئی ایک حضرات نے شرکت کی۔

مرکزی مجلس عمل کی طرف سے اسلام آباد میں احتجاجی مظاہرہ:

کُل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے اہتمام ۲۶؍اپریل ۱۹۸۴ء کو لال مسجد سے پارلیمنٹ ہاؤس تک مظاہرہ کا اعلان کیا گیا۔ چنانچہ قائد تحریک ختم نبوت خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد کندیاں شریف کی سرکردگی میں مظاہرہ کا پروگرام ترتیب دیا گیا۔ ۲۵؍اپریل کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد شریف جالندھریؒ نے مسلم لیگ (ن) کے موجودہ صدر اور اس وقت کے وزیر اطلاعات جناب راجہ ظفر الحق سے ملاقات کی اور انہیں ملکی حالات، مظاہرہ، اس کی تیاریوں سے متعلق آگاہ کیا۔ جناب راجہ ظفر الحق نے صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کو ساری صورت احوال سے آگاہ کیا، اور جنرل صاحب سے مولانا کی ملاقات کرائی۔ مولانا نے جنرل صاحب کو ملکی حالات کی سنگینی، قادیانیوں کی ملک وملت دشمنی اور جناب اسلم قریشی کی گمشدگی سے متعلق حالات سے آگاہ کیا۔ جنرل صاحب نے پوچھا کہ اندریں حالات کیا کرنا چاہئے؟ مولانا نے کہا کہ آپ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر پابندی کا آرڈر جاری کریں تاکہ مسلمانان پاکستان کی اشک شوئی ہو سکے۔ جنرل صاحب نے راجہ ظفر الحق کو حکم دیا کہ وہ ڈرافٹ تیار کریں، میں دستخط کر دیتا ہوں۔ راجہ صاحب پہلے ہی ڈرافٹ تیار کر کے لائے تھے۔ جنرل صاحب نے ملاحظہ کیا۔ دستخط کر دیئے اور اگلے دن مجلس عمل کے وفد کو ملنے کی درخواست کی۔ چنانچہ ۲۶؍اپریل ۱۹۸۴ء کی شام مجلس عمل کا ایک وفد مولانا خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہٗ کی قیادت میں جنرل ضیاء الحق سے ملا۔ وفد میں حضرت خواجہ صاحب کے علاوہ مولانا محمد شریف جالندھری، حافظ عبدالقادر روپڑی، مفتی مختار احمد نعیمی، علی غضنفر کراروی، مولانا محمد عبداللہ اسلام آباد شامل تھے۔ جنرل صاحب نے امتناع قادیانیت ایکٹ کے نفاذ کا اعلان کیا:

"جس کی رو سے قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی اور علیہ السلام نہیں کہہ سکتے۔ مرزا قادیانی کی بیوی کو ام المومنین نہیں کہہ سکتے۔ مرزا قادیانی کے خاندان کو اہل بیت نہیں کہہ سکتے۔ مرزا کی بیٹی کو سیدۃ النساء العالمین، اس کے جانشینوں کو امیر المومنین، خلیفۃ المسلمین نہیں کہہ سکتے۔ کلمات طیبہ، آیات قرآنی اور اسلامی شعائر استعمال نہیں کر سکتے۔ اگر قادیانی ان اصطلاحات کو استعمال کریں تو انہیں تین سال سزا دی جائے گی۔"

اس آرڈی نینس کا ملک بھر میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام، مشائخ عظام اور دینی جماعتوں کے رہنماؤں نے بھرپور خیر مقدم کیا، بعض سیکولر لیڈروں نے اس پر تنقید کی، اس سلسلہ میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بہاول پور کا اجلاس منعقد ہوا۔

مجلس عمل بہاول پور کا اجلاس:

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کا اجلاس ۳۱؍جولائی ۱۹۸۴ء دفتر ختم نبوت میں منعقد ہوا، جس کی صدارت مولانا عبدالحکیم نے کی۔ اجلاس میں مجلس تحفظ حقوق اہل السنۃ کے مولانا محمد یوسف، دارالعلوم اسلامی مشن کے شیخ الحدیث مولانا شفیق الرحمن درخواستی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حاجی سیف الرحمن، محمد اسماعیل شجاع آبادی، جمعیت علماء اسلام کے محمد عبداللہ قریشی، انجمن تاجران کے سیٹھ شجاع احمد، مولانا محمد معاذ صدر مجلس اہلسنت، مجید گل انجمن صحافیاں نے شرکت کی۔

اجلاس میں بائیں بازو سے تعلق رکھنے والے مٹھی بھر لیڈروں تصور گردیزی، بیگم نسیم ولی خان، غوث بخش بزنجو، شیر محمد مری، پگاڑہ لیگ کے پنجاب کے صدر رحمت علی علوی کے بیان جس میں مذکورہ لیڈروں نے امتناع قادیانیت ایکٹ کے خلاف اور مرزائیوں کی حمایت کی۔ پُرزور مذمت کی گئی اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ایسے لیڈروں کا محاسبہ کیا جائے تاکہ آئندہ کے لئے کسی کو غداران ختم نبوت کی حمایت کی جرأت نہ ہو سکے۔ نیز حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانی مسلسل اسلامی اصطلاحات استعمال کر رہے ہیں۔ مثلاً مسیح، امام، سیدنا وغیرہ انہیں اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے روکا جائے۔

جنرل محمد ضیاء الحق کے دور حکومت میں علماء کرام کا قتل، اغوا وغیرہ روزمرہ کے معمول بن گئے ابھی محمد اسلم قریشی کا کوئی پتہ نہیں چلا تھا کہ گلبرگ لاہور کے خطیب مولانا قاری محمد اشرف ہاشمی اغوا کر لئے گئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اجلاس میں مولانا اشرف ہاشمی کے اغوا کی مذمت کرتے ہوئے ان کی بازیابی کا مطالبہ کیا گیا۔

(جاری ہے)

تحریکِ ختم نبوت..... آغاز سے کامیابی تک

قسط:۱۶

مسعود ساحر

اٹارنی جنرل: ''قبول کی بات نہیں، میں تو وضاحت چاہتا ہوں، ورنہ خصوصی کمیٹی تو حوالہ جات پڑھ کر بھی نتیجے پر پہنچ سکتی ہے؟''

مرزا ناصر: ''ٹھیک ہے۔''

اٹارنی جنرل: ''میں مشکل ڈیوٹی دے رہا ہوں، وضاحت ہونی چاہئے؟''

مرزا ناصر: ''میں بالکل اچھی طرح سمجھتا ہوں۔''

اٹارنی جنرل: ''ایک حدیث راویوں کے ذریعے پہنچی اور ایک بات خود آپ کے نبی (مرزا غلام قادیانی) کے منہ سے سنی تو یہ افضل اور مقدم ہوئی؟''

مرزا ناصر: ''حضور علیہ السلام کے کلام اور مرزا کے کلام کا موازنہ نہ کریں۔''

اٹارنی جنرل: ''مگر آپ کے لٹریچر اور بیانات سے جو نتیجہ نکلتا ہے، اس کی وضاحت ضروری ہے، آپ ناراض ہوجاتے ہیں؟''

مرزا ناصر: ''نہیں ناراض نہیں ہوتا، میں تو آپ کا خادم ہوں!''

اٹارنی جنرل: ''خادم تو میں ہوں اسمبلی کا، اس کے حکم کی تعمیل کرتا ہوں، اچھا آپ کے محضر نامہ کے صفحہ ۱۷ میں کیا ہے؟''

مرزا ناصر: ''آئین میں ایک شق ہے کہ ہر شخص کو مذہبی آزادی ہے، وہ ادارے قائم کرے، کوئی کسی کو کافر کیوں کہے، ہر آدمی جو چاہے اپنے مذہب کا نام رکھے، یہ مذہبی آزادی آئین میں دی گئی ہے!''

اٹارنی جنرل: ''ہر شہری کا مذہب نہ کہ بھٹو کا، مولانا مفتی محمود یا مولانا مودودی کا مذہب، ہر شہری کا حق ہے کہ اعلان کرے کہ وہ مسلمان ہے یا نہیں، پھر یہ آئین جس پر پی پی اور ہم سب فخر کرتے ہیں، یہ شق جو ہر شہری کو مسلمان کہلانے کا حق دیتی ہے، خواہ وہ وہابی ہو، اہل حدیث ہو، اہل قرآن ہو، بریلوی ہو یا احمدی، جو میں سمجھتا ہوں، آپ خود کو مسلمان اور باقی سب کو کافر سمجھتے ہیں، آپ ہی اہل اسلام ہیں، باقی کوئی فرقہ ورقہ نہیں؟''

مرزا ناصر: ''آپ نے درست فرمایا، اسلام کے اور بھی فرقے ہیں، ہم بھی اسلام ہی کا ایک فرقہ ہیں۔''

اٹارنی جنرل: ''احمدیت اور سچا اسلام'' یہ مرزا محمود کا ایک لیکچر ہے، جو کتابی صورت میں آپ لوگوں نے شائع کیا، جس میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ احمدیہ جماعت قرآن کریم پر محکم ایمان رکھتی ہے اور مسلمانوں کی جماعت ہے، مگر صرف یہی دنیا میں سچا اسلام پیش کرتی ہے؟''

مرزا ناصر: ''آپ کا سوال کیا ہے؟''

اٹارنی جنرل: ''آپ نے کہا کہ ہم اسلام کا ایک فرقہ ہیں، مگر مرزا محمود کہتے ہیں: ہمیں اسلام کا فرقہ نہ سمجھا جائے، بلکہ ہم حقیقی اہل اسلام ہیں؟''

مرزا ناصر: ''ہر فرقہ یہی کہتا ہے۔''

اٹارنی جنرل: ''مگر مرزا محمود جو خلیفہ ہیں اپنی جماعت کے؟ خیر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی امتی نبی آیا؟''

مرزا ناصر: ''حضرت موسیٰ علیہ السلام یا کسی اور نبی کی امت میں تو نہیں آیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی امتی نبی نہیں آیا، نہ آسکتا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ امتی نبی صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوسکتا ہے۔ حضرت موسیٰ شرعی نبی تھے، ان کے بعد جو نبی آئے، ان کے تابع تھے، مگر تھوڑا تھوڑا فرق کرتے تھے۔''

اٹارنی جنرل: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی شرعی نبی تھے؟

مرزا ناصر: ''ہاں ہاں، وہ شرعی نبی نہیں تھے، ہمارے نزدیک وہ غیر شرعی نبی تھے!''

اٹارنی جنرل: ''سو مرزا غلام احمد کی پوزیشن مسلمانوں میں ایسی ہوگی، جیسی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہودیوں میں تھی؟''

مرزا ناصر: ''مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا غلام احمد کے مقام میں فرق ہے۔''

اٹارنی جنرل: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی غیر شرعی اور مرزا بھی غیر شرعی؟''

مرزا ناصر: ''غیر شرعی ہونے کے لحاظ سے وہ ہزاروں انبیاء جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد آئے، بشمول حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہ غیر شرعی تھے، مسیح موعود بھی غیر شرعی ہیں۔''

اٹارنی جنرل: ''اب اسی کتاب کا یہ حوالہ پڑھ دیں ''جس طرح وہ (عیسیٰ علیہ السلام) موسوی

شریعت کے آخری خلیفہ تھے، اسی طرح وہ (مرزا غلام احمد) اسلامی شریعت کا آخری خلیفہ تھا۔ اس لئے تمام اسلامی فرقوں کے مقابلے میں احمدیہ تحریک کا وہی مقام ہے، جو عیسائیت کا یہودیت کے دوسرے فرقوں کے مقابلے میں ہے۔" کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ عیسائی مذہب یہودی مذہب سے بالکل مختلف اور احمدیت اسلام کے دوسرے فرقوں کے مقابلے میں مختلف مذہب ہے، یہ مرزا محمود کا قول ہے، میں اس کی وضاحت چاہتا ہوں؟

مرزا ناصر: "میں آپ کی بات نہیں سمجھا!"

اٹارنی جنرل: "میں اسمبلی کو پڑھ کر سنا رہا ہوں، آپ سے وضاحت چاہتا ہوں (اس کے بعد قرآن مجید کی تفسیر اور مرزا کے اس دعویٰ پر کہ مرزا غلام احمد نے جو تفسیر کی، پہلے کوئی نہ کر سکا، پر طویل بحث ہوئی، جس کا جواب مرزا ناصر یہ دیتا ہے کہ میں برطانیہ گیا اور بتایا کہ کسی سے زیادہ اسلام کے پاس ان مسائل کا حل ہے، یہ نئے علوم نہیں تو کیا ہے)۔

اٹارنی جنرل: "میں تو مرزا صاحب کے بارے میں پوچھ رہا ہوں؟"

مرزا ناصر: "او ہو میں بھی...... یہ بھی تو مرزا کا ہے۔"

اٹارنی جنرل: "اور بھی ہے؟"

مرزا ناصر: "کل بتادوں گا۔"

اٹارنی جنرل: "اور آج؟"

مرزا ناصر: "سورۃ فاتحہ کی مرزا صاحب نے تفسیر لکھی۔"

اٹارنی جنرل: "اور کسی نے آج تک اس کی تفسیر نہیں لکھی تھی؟"

مرزا ناصر: "مگر یہ نرالی ہے۔"

اٹارنی جنرل: "نرالی سہی، مگر یہ تفسیر نبی کے علاوہ ایک عام مسلمان بھی لکھ سکتا تھا یا نہیں؟"

مرزا ناصر: "اللہ کے بندے لکھ سکتے ہیں!"

اٹارنی جنرل: "یہ ضروری نہیں کہ نبی ہی تفسیر کر سکتا ہے۔ باقی مسلمان نیک اولیاء اللہ؟"

مرزا ناصر: "اولیاء اللہ، اللہ تعالیٰ سے سیکھ کر سینکڑوں ہزاروں شاید لاکھوں کی تعداد میں اس وقت تک اس قابل رہ چکے ہیں، جنہوں نے نئی تفسیر لکھی، اس کے لئے نبی آنے کی ضرورت تو نہ رہی۔"

اٹارنی جنرل: "اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔"

....

انگریز نے اپنے جابرانہ تسلط کے تحفظ کی خاطر خاصی شجرکاری کی، ادب کے ذریعہ بھی کہ ایسے ادیب "شمس العلماء" کہلائے، جنہوں نے تعلیم نسواں اور تربیت اطفال ان کے نام پر بڑی ذہانت اور باریک بینی سے ذہنوں کو مسخر کرنے کی خدمت انجام دی اور تحریک آزادیٔ ہند کو غدر باور کرایا، انگریز کی طرز حکمرانی کو معیار عدل اور اس کی حمایت کو وفاداری اور اطاعت کو جوہر انسانی قرار دیا۔ تحریروں کی سلاست روانی اور الفاظ کی جادہ وگری خلق پر مدہوشی طاری کرنے کا سبب بنی۔ سادہ لوح ہم وطنوں کو اپنی عجیب و غریب منطق سے اسلام کے بنیادی اصول "جہاد" سے منہ موڑنے کا درس دیا۔ دلیل یہ دی گئی کہ چونکہ مفلس پر زکوٰۃ واجب نہیں، اسی طرح منصف مزاج حاکم کے خلاف جہاد بالسیف ناجائز ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ جب ایک شاگرد سے اپنے شمس العلماء واستاد کی سوانح مرتب کرنے کے لئے کہا گیا تو شاگرد کا اصرار تھا کہ وہ سچ لکھے گا اور اس نے سچ لکھا بھی! کہ استاد گرامی کے علمی مقام کو اجاگر کرنے کے ساتھ سودی کاروبار کی تفصیل بھی بتادی۔ انہی ادوار میں آزادی کے ایسے متوالے، غلامی کے منکر اور حق کے شیدائی بھی گزرے جنہوں نے غیر ملکی حکمرانوں کے خلاف سر دربار بھی سچ بولا اور سردار بھی حق کی گواہی دی۔ جیلیں کاٹیں، پھانسی کے پھندے کو نعرہ مستانہ لگا کر چوما اور شہادت کا درجہ پایا۔ تا عمر قید عبور شور دریا المعروف کالا پانی کاٹی، جہاد فی سبیل اللہ کا یہ سفر کسی اکیلے مسافر کا نہ تھا، ایک سلسلہ دراز تھا۔ اس راہ کے کیسے کیسے نادر و نایاب لوگ تھے جو آزادی کی راہ میں جان کی بازی ہار گئے، مگر عاقبت کی دائمی کامیابی حاصل کر لی۔ بات محض ادب کے ذریعے گمراہی پھیلانے والے گروہ تک محدود نہ تھی، امت مسلمہ پر حملہ سرگانہ تھا، جن میں مشرقی پنجاب کا ایک نیم خواندہ مدعی نبوت بھی تھا، مگر علماء و مشائخ اور اکابرین سیاست نے دھوکا دہی کی اس واردات کا تعاقب جاری رکھا اور بالآخر ۱۹۷۴ء میں اس گند کو جسد ملی سے نوچ پھینکا۔ یہ درست اور مبنی بر حقیقت دعویٰ ہے کہ امت مسلمہ کی جہد مسلسل کے نتیجے میں اس کافر گروہ کی تبلیغ کے سوتے خشک ہوئے اور مسلمانوں کا بچہ بچہ ختم نبوت کے منکروں کو جان گیا اور پہچان گیا، مگر محض مسلمانوں کی پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلے کو منزل سمجھنا بھی سادگی ہے۔ یہ خطرہ اب زیر زمین چلا گیا اور بلا مبالغہ وطن عزیز جن خطرات سے دوچار ہے، اگر سنجیدگی سے سعی مسلسل کی جائے تو پاکیزگی کے اس ذخیرے میں عقیدے کا زہر گھولنے کی ناپاک کوششوں میں اس گروہ کے ملوث ہونے کے ثبوت مل سکتے ہیں، مگر کیا کیجئے، ہمارے علماء کرام اور واعظان عظام دشمن کی طرف سے آنکھیں بند کر کے ایک دوسرے کے پیچھے یوں پڑے ہیں، جیسے چار دانگ عالم سے اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کا صفایا کر چکے، اب اپنے فقہی مخالفین سے معرکہ در پیش ہے، خیر یہ تفصیل طلب موضوع ہے، کچھ تفصیل بیان کر چکا ہوں، اللہ تعالیٰ نے مہلت دی تو بزرگوں کی تحریروں سے کچھ اور کرداروں کی روایتیں نذر قارئین کروں گا، ان شاء اللہ۔ (جاری ہے)

خبروں پر ایک نظر

ماہانہ تربیتی نشست سے علماء کرام کا خطاب

ضبط و ترتیب: مولانا محمد شعیب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی دفتر میں ہر اسلامی ماہ کی تیسری جمعرات کو ''ماہانہ تربیتی نشست'' منعقد کی جاتی ہے، جس میں شہر بھر کے مدارس کے طلبا اور کارکنان بالخصوص شرکت کرتے ہیں۔ ماہ ربیع الاول کی تربیتی نشست سے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا خصوصی بیان ہوا، جس میں طلبا اور خدام ختم نبوت کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ نقابت کے فرائض ضلع غربی کے مبلغ مولانا عبدالحئی مطمئن نے انجام دیئے۔ مولانا فخر الدین رازی کی تلاوت سے محفل کا باقاعدہ آغاز ہوا، حافظ بلال نے نعت پیش کی۔ بعدازاں مولانا قاضی احسان احمد نے بیان میں کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت دین کی اساس اور بنیاد ہے، پورا دین اسلام اسی عقیدہ پر قائم ودائم ہے، جولوگ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کرتے ہیں وہ گویا پورے دین کا تحفظ کرتے ہیں۔ دور صدیقی سے لے کر آج تک تحریک ختم نبوت اپنی آب وتاب سے جاری وساری ہے، جنگ یمامہ سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جس تحریک کا آغاز کیا تھا وہ آج بھی مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے اسی کارواں کی صورت میں زندہ و جاوید ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر اور رہنما اس تحریک ختم نبوت کے قائدین ہیں، باطل نے ہر زمانے میں حق والوں کی اسی جماعت کو راستہ سے ہٹانے کی کوشش کی لیکن وہ کل بھی ناکام رہے اور آج بھی ناکام ہوں گے۔

شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے اس تربیتی نشست کے شرکا سے کہا کہ کوئی بھی فتنہ چار ادوار سے گزرتا ہے، ابتداء، عروج، زوال اور خاتمہ۔ قادیانیت کی ابتدا انگریز نے اپنے مقاصد کے لئے کی، پھر اسے عروج دیا، ۱۹۵۳ء کی تحریک کا جب زمانہ تھا تو فوج میں جرنل، کرنل قادیانی تھے۔ وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی اور کلیدی عہدے قادیانیوں کے پاس تھے، یہ ان کے عروج کا زمانہ تھا، پھر جب تحریک چلی تو ان کا غرور خاک میں مل گیا، ان کا عروج ختم ہوگیا، پھر ۱۹۷۴ء کی تحریک چلی، ۱۹۸۴ء کی تحریک چلی تو ان کا سربراہ مرزا طاہر پاکستان سے فرار ہوگیا۔ ان کا عالمی مرکز جو پہلے پاکستان میں ہوتا تھا، برطانیہ منتقل ہوگیا اور قادیانیت شکست سے دوچار ہوئی۔ آج قادیانیت پر زوال کا زمانہ ہے اور عنقریب انشاء اللہ قادیانیت کا خاتمہ ہوجائے گا۔ تحریک ہمیشہ کسی واقعہ کے ردعمل میں چلتی ہے، تحریک چلانے والی جماعت کا یہ کام ہوتا ہے کہ ایک تحریک سے لے کر دوسری تحریک تک جذبات کو زندہ رکھے اور الاؤ کو روشن رکھے، الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنا کام بخوبی انجام دے رہی ہے، اب کی بار تحریک چلی تو قادیانیت کا نام ونشان بھی باقی نہ رہے گا۔

قادیانیت، اسلام اور پاکستان کے لئے ایک ناسور کی حیثیت رکھتی ہے: مولانا اللہ وسایا

۹ رجنوری بروز جمعہ حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ العالی نے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ سید محمد یوسف بنوری ٹاؤن میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ بیان سے قبل ہی جامعہ کا وسیع وعریض ہال کھچا کھچ بھر چکا تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ پہلے سے ہی موجود تھے۔ حضرت نے عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے لے کر ہمارے اکابرین تک عشق وفا کی ایک طویل داستان ہے، ہمارے اکابرین نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر اس عقیدے کی حفاظت کی ہے۔ امت مسلمہ کے ایمان پر پہرہ دیا ہے، آج ہم بھی ان کے نقش قدم پر چل کر حضور علیہ السلام کی عزت وناموس کی حفاظت کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ قادیانیت، اسلام اور پاکستان کے لئے ایک ناسور کی حیثیت رکھتی ہے، مگر آج ہمارے کچھ لیڈر اس غدار ملک وملت فتنہ سے ہمدردی جتاتے ہیں، ہم انہیں بتا دینا چاہتے ہیں کہ ہماری تاریخ لہو سے عبارت ہے، ہم اپنی جان دے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وحرمت کی حفاظت کرتے رہیں گے، ہم پاکستان کے بھی وفادار ہیں۔ اسلام کے بھی وفادار ہیں، آج تک جس کسی نے بھی اسلام کی طرف، مدارس کی طرف اور حضور علیہ السلام کی طرف میلی آنکھ اٹھا کر دیکھا ہے وہ اپنے انجام تک پہنچا، مگر اسلام کا پرچم آج بھی لہرا رہا ہے اور یہ قیامت تک باقی رہے گا، مدارس آج بھی باقی ہیں اور رہیں گے۔ حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کا ڈنکا آج بھی پورے عالم میں بج رہا ہے اور قیامت تک امت کا یہ مسلمہ عقیدہ رہے گا کہ حضور علیہ السلام ہی اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔

سیرت خاتم الانبیاءؐ کانفرنس منظور کالونی

رپورٹ: مولانا محمد رضوان

ایک مسلمان کے لئے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کی حفاظت کے لئے اپنی جان قربان کرنا کوئی بڑا کام نہیں ہے۔ تاریخ ایسے جاں نثاروں کی داستان عشق و وفا سے بھری ہوئی ہے۔ مسلمان تحفظ ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کو جان عزیز پر کھیل کر بھی مقدم رکھتے ہیں۔ بحمد اللہ تعالیٰ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس محاذ پر ایک ایسی عظیم الشان جماعت ہے جس کا ایک ایک کارکن اپنے اسلاف کے طرز عمل پر چل کر دفاع ختم نبوت کے مشن پر گامزن ہے۔

۱۰ رجنوری بروز ہفتہ بعد از نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ منظور کالونی جمشید ٹاؤن کے زیر اہتمام عظیم الشان سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مقررین نے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کے مختلف گوشوں کو اجاگر کیا اور عقیدۂ ختم نبوت سے شرکائے کانفرنس کو آگاہ کیا۔ اس کانفرنس کی تیاری کے لئے علاقہ بھر کی مساجد میں مختلف پروگرام رکھے گئے تھے۔

پروگرام کا آغاز نماز عشاء کے بعد تلاوت کلام پاک، نعت رسول مقبول سے ہوا۔ تلاوت کی سعادت حافظ محمد حمزہ نے حاصل کی جبکہ نعت و نظم بالترتیب محمد اسامہ اور علی حسنین نے پیش کی۔ اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع غربی کے مبلغ مولانا عبدالحی مطمئن نے عقیدۂ ختم نبوت کے ساتھ ساتھ فتنہ قادیانیت سے لوگوں کو متعارف کروایا اور اس بات پر زور دیا کہ پروگرام کا مقصد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ناموس کی حفاظت کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا، باطل کے مقابلہ میں قرآن وسنت کے دلائل سے اپنے آپ کو مزین کرنا، ہمارے ایمان کی اہم ضرورت ہے۔ بعد ازاں مشہور ومعروف قاری حضرت مولانا محمد اکبر مالکی نے اپنی پرسوز آواز میں تلاوت کی، رات کی تاریکی اور سناٹے میں کیف وسرور کا سماں باندھ دیا تلاوت کے بعد مولانا حافظ عبدالقادر نے حمد ونعت اور نظم ختم نبوت زندہ باد سے پروگرام کو چار چاند لگادیے۔

تحریک اہل حدیث کے ذمہ دار ارشاد الحق اثری نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ پر دی جانے والی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے شرکاء کانفرنس سے کہا کہ اس کاز کے لئے جتنی محنت اور کوشش کی جائے کم ہے۔

جماعت الدعوۃ کے مرکزی رہنما غلام قادر سبحانی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار بڑے کھلے دل سے کیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی عظیم الشان خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ملک و ملت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے جھنڈے کو بلند وبالا کرنے کا عزم کیا۔

شاہین ختم نبوت مناظر اسلام حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے تقریباً ایک گھنٹہ جماعتی پالیسی، اکابر کی تحفظ ختم نبوت پر عظیم الشان کاوشوں پر مبنی فکر انگیز، ایمان پرور زندگی کا تذکرہ کیا، انہوں نے ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے کارنامہ پر کھلے الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ حضرت والا نے فرمایا کہ قومی اسمبلی کا امت مسلمہ کی امنگوں کے مطابق فیصلہ امت مسلمہ کے جذبات کی مکمل ترجمانی کرتا ہے۔

متحدہ جمعیت اہلحدیث کے مرکزی امیر حضرت مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری دامت برکاتہم نے پون گھنٹے کے قریب بیان فرمایا، جس میں اتحاد علماء کے اس عظیم مظہر کی واشگاف الفاظ میں تحسین کی مولانا نے علماء اہل حق کی ہر محاذ پر کامیابی اور کامرانی اور اتحاد و اتفاق کی فضا کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ آج بھی بحمد اللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اسٹیج ایک پرسکون اور پرکیف منظر پیش کررہا ہے، رب کریم خواجہ خواجگان مولانا خان محمدؒ کے فیض کو جاری رکھے اور ہم سب کو اس مشن کا مضبوط حصہ بننے کی توفیق نصیب فرمائے۔ مولانا نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر آیات و احادیث پیش کرکے مسئلہ کی حقیقت کو لوگوں کے سامنے واضح کیا۔

متکلم اسلام، وکیل احناف مولانا محمد الیاس گھمن کے ایمان افروز بیان سے قبل حافظ عرفان سعید نے نعت رسول مقبول پیش کی۔ بعد ازاں حضرت مولانا گھمن نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور علماء دیوبند کے تبحر علمی پر ایمان پرور وجد آفرین بیان کیا، جس میں انہوں نے قرآن کریم کی آیات و احادیث مبارکہ اپنے مخصوص انداز بیان میں سامعین کی نقل وحرکت کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ مولانا نے لاالہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ قرآن کریم کی آیات مبارکہ کو ملاکر پیش کیا اور اسی طرح ''الحمدللہ رب العالمین'' اور ''وما ارسلناک الا رحمۃ

للعالمین‘‘ کی آیات مبارکہ کو ملا کر عقیدہ ختم نبوت پر اپنا مدلل بیان سامعین کی خدمت میں پیش کیا۔ پروگرام کے آخری مقرر واعظ خوش الحان حضرت مولانا محمد رفیق جامی مدظلہ تھے، جنہوں نے اپنی پیرانہ سالی کے باوجود شیر کی گھن گرج کے ساتھ بیان کیا۔ رات کافی بیت چکی تھی مگر سامعین بیان کی سماعت کے لئے ہمہ تن گوش تھے۔ مولانا نے عقیدۂ ختم نبوت، مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کی زندگی اور مجاہدین ختم نبوت کی قربانیوں کا تفصیل سے ذکر کیا۔ پروگرام کی اختتامی دعا مولانا محمد فاروق خطیب جامع مسجد انجم نے کی۔ نقابت کے فرائض مولانا قاضی احسان احمد نے سرانجام دیئے۔

کانفرنس میں درج ذیل قراردادیں پیش کی گئیں:

۱:... قادیانیوں کو ملکی آئین کا پابند بنایا جائے۔

۲:... تمام قادیانیوں کو مملکت اسلامی کے کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔

۳:... چناب نگر میں مسلمانوں کی زمینوں سے قادیانیوں کا قبضہ ختم کیا جائے۔

۴:... ہم سانحہ پشاور کی مذمت کرتے ہیں، اس کے اور دیگر سانحات کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

۵:... ملکی بدامنی اور انتشار کے پیش نظر مساجد، مدارس، دینی مراکز اور دینی شخصیات کو مکمل تحفظ فراہم کیا جائے۔

۶:... وطن عزیز کی سالمیت و بقا کے لئے بلاتفریق مذہب، رنگ و نسل اور لسانیت ہر مجرم کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔

کانفرنس کے انتظامات کے سلسلہ میں علاقہ بھر کے علماء اور معززین نے بھرپور تعاون کیا جن میں مولانا رضوان قاسمی منتظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ منظور کالونی خوب سرگرم عمل رہے۔ ان کے علاوہ علامہ خان محمد ربانی، حافظ عبدالقیوم نعمانی، مولانا قاری اللہ داد، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا محمد بلال، حافظ احسن سلفی، حشمت اللہ، مولانا اشرف، حافظ ابوبکر نعمانی، مولانا محمد فیصل، مولانا حفیظ الرحمن، مفتی تقی، مولانا نعمت اللہ، مولانا سلیم اللہ، مولانا صدیق سواتی جملہ علماء کرام منظور کالونی و دیگر حلقہ جات مولانا محمد عمران خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ملک شاہنواز، شریف گجر، بھائی آفاق، رانا جاوید، سہیل اختر (ایس ایچ او تھانہ بلوچ کالونی)، آصف مروت (ٹریفک پولیس)، سیکورٹی کا مکمل انتظام جمال کاکڑ اور ان کی ٹیم جے یو آئی مفتی محمود یونٹ نے کیا جو پروگرام کی ابتداء سے انتہا تک چاق و چوبند نظر آئے۔ مولانا غلام یٰسین، دانیال گجر، قاری محمد اقبال بھی ان کے ہمراہ تھے۔ ☆☆

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پوری انسانیت کے لئے رحمت ہیں: علمائے کرام

آپ ﷺ کی شانِ اقدس میں دوبارہ گستاخی کرکے ملعون نے مسلمانوں کو رنج وغم اور کرب میں مبتلا کردیا ہے

کراچی... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد اور دیگر علماء کرام کی اپیل پر شہر بھر کی مساجد میں نماز جمعہ کے اجتماعات میں فرانس کے ملعون اخبار کے دوبارہ توہین رسالت پر مبنی خاکوں کی اشاعت کے خلاف سخت مذمتی قراردادیں پاس کی گئیں اور بعدازاں احتجاجی ریلیاں نکالی گئیں۔ علماء کرام نے اپنے بیانات میں کہا کہ ہم فرانس کے ملعون جریدہ میں دوبارہ گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کی پرزور مذمت کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ سفارتی سطح پر احتجاج کے ساتھ ساتھ فرانس سے تجارتی تعلقات ختم کرکے امت مسلمہ کے جذبات کی ترجمانی اور غیرت ایمانی کا ثبوت دے۔ انہوں نے عوام الناس سے بھی اپیل کی کہ تمام فرانسیسی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں اور کارکنان ختم نبوت نے اس دلخراش واقعہ کی مذمت کے لئے عظیم الشان احتجاجی ریلی کا اہتمام کیا، جس کی قیادت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ اور رانا محمد انور نے کی۔ مقررین میں مولانا عبدالشکور احمد، مفتی محمد سلمان یاسین، ضلع غربی کے مبلغ مولانا عبدالحی مطمئن اور ضلع وسطی کے مبلغ مولانا عبدالرؤف تھے۔ یہ ریلی نمائش چورنگی پر منعقد کی گئی، دوسری احتجاجی ریلی میں بھینس کالونی موڑ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، اہلسنت والجماعت کے مولانا محمد عمران، مولانا عبدالرزاق ہزاروی، مولانا عبدالماجد اور جماعت اسلامی کے مولانا ضیاء الرحمن نے خطاب کیا۔ رہنماؤں نے کہا کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پوری انسانیت کے لئے رحمت ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں دوبارہ گستاخی کرکے ملعونوں نے امتِ مسلمہ کو رنج وغم اور کرب میں مبتلا کردیا ہے اس طرح انہوں نے اپنے خبثِ باطن کا اظہار کیا ہے جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام مسلم ممالک کے سربراہان اور او آئی سی کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے، تاکہ انبیاء کرام علیہم السلام جیسی مقدس ہستیوں کی عزت وحرمت کی حفاظت کے لئے عالمی سطح پر قانون بنایا جاسکے۔

سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس

رپورٹ: مولانا محمد قاسم

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نوراللہ مرقدہ نے جامع مسجد فلاح سے ایک چھوٹے سے علاقے نصیر آباد میں دین کے مختلف کاموں کے ساتھ ساتھ تحفظ ختم نبوت کے کام کی جو داغ بیل ڈالی تھی، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ تناور درخت کی شکل اختیار کرگئی ہے۔ چنانچہ حضرت شہیدؒ کی حیات سے لے کر آج تک اس علاقے میں تحفظ ختم نبوت کی بہاریں نظر آتی ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا چھوٹا سا حلقہ نصیر آباد اب وسعت اختیار کرکے حلقہ فیڈرل بی ایریا بن چکا ہے۔ جامع مسجد فلاح سے اٹھنے والی تحفظ ختم نبوت کی صدائیں اب علاقے کی مختلف مساجد میں گونجنے لگی ہیں اور قادیانی فتنے سے امت کی حفاظت کا جو درد حضرت شہیدؒ سے ان کے متعلقین و مریدین میں منتقل ہوا تھا، آج دوسری نسل اس کی کسک اپنے سینے میں محسوس کرتی ہے اور اس فتنے کی سرکوبی کے لئے دامے درمے، قدمے، سخنے محاذ تحفظ ختم نبوت پر اپنا کردار ادا کرتی ہے۔ مختلف مساجد و مدارس میں ہونے والے ہفتہ وار و ماہانہ دروس کے علاوہ وقتاً فوقتاً کانفرنسز کا بھی انعقاد اہل علاقہ کو فتنہ قادیانیت سے خبردار رکھنے کی کوششیں ہیں۔ چنانچہ ۱۹ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۱ جنوری ۲۰۱۵ء بروز اتوار ہونے والی ''سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس'' اسی سلسلے کی کڑی تھی جو دارالعلوم مدنیہ (جامع مسجد الاخوان) بلاک ۱۵ دستگیر سوسائٹی میں منعقد کی گئی۔

کانفرنس کا آغاز نماز ظہر کے متصل بعد ہوا، زینت القراء محترم جناب قاری عبدالرحیم مدظلہ نے پرسوز آواز میں تلاوت کلام پاک کی۔ اس کے بعد مداح رسول حافظ سہل سہیل نے خوبصورت آواز میں بارگاہ رسالت مآب میں ہدیہ نعت پیش کیا۔ نقیب محفل مسجد کے امام مولانا عبدالنعیم فاروقی تھے جو بحسن و خوبی پروگرام کو آگے بڑھا رہے تھے۔

تلاوت و نعت کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا قاضی احسان احمد کا خطاب شروع ہوا۔ قاضی صاحب پُرجوش انداز خطابت میں اپنا مدعا بیان کرنے کے حوالے سے شہرت رکھتے ہیں۔ آپ نے شہدائے ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی، حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزی، حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان، حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی اور مولانا سعید احمد جلال پوری (نور اللہ مرقدہم) کی خدمات کو شاندار خراج تحسین پیش کیا۔ ان حضرات کی قربانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اپنی جان، مال، وقت، اہل و عیال، گھربار غرض یہ کہ ہر چیز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و آبرو پر قربان کردی، بڑھاپے میں اپنے کمزور و نحیف جسموں کو گولیوں سے چھلنی کرانا تو گوارا کرلیا، اپنے بچوں کو یتیم کرانا بھی برداشت کرگئے، مگر نہیں کیا تو تحفظ ختم نبوت پر سمجھوتا نہیں کیا۔ قاضی صاحب ان شہداً کا تذکرہ کرتے ہوئے نہ صرف خود آبدیدہ ہوئے بلکہ شرکاء مجلس کو بھی رلادیا۔ آپ نے مزید کہا کہ وقت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم جن کے نام لیوا ہیں، ان کی زندگیوں کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں اور خود بھی اس محاذ پر ہر قسم کا کردار ادا کرنے کے ساتھ ساتھ مزید افراد کو اس مشن سے وابستہ کرائیں۔ اس کانفرنس کا سب سے بڑا مقصد آپ حضرات کے قیمتی اوقات کو ناموس رسالت اور ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مناسب انداز میں استعمال میں لانا ہے، ہر شخص اپنی اپنی جگہ تحفظ ختم نبوت کا داعی ہے، ہر آدمی اپنے اپنے شعبے میں اسلام کے اس بنیادی عقیدے کا مبلغ ہے ہر امتی اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت کا پاسبان ہے، ہر مسلمان شجر اسلام کی اس سب سے مضبوط اور اہم جڑ کا محافظ ہے، اور ہر مومن محاذ ختم نبوت کا مجاہد ہے۔

کانفرنس کے مہمان خصوصی متکلم اسلام، وکیل احناف حضرت مولانا محمد الیاس گھمن صاحب مدظلہ تھے۔ آپ نے کانفرنس سے ڈیڑھ گھنٹہ تفصیلی خطاب کیا اور عقیدہ ختم نبوت پر مدلل علمی گفتگو کی۔ آپ نے کہا کہ یوں تو سو آیات قرآنیہ اور دو سو احادیث نبویہ اس عقیدہ پر دلالت کرتی ہیں، مگر میں صرف ایک آیت اور ایک حدیث کی روشنی میں گفتگو کرنا چاہوں گا۔ چنانچہ آپ نے آیت: ''الحمدللہ رب العالمین'' اور ''وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین'' کی تفسیر کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کے پروردگار ہیں، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہانوں کے لئے رحمت اور آخری نبی ہیں، جیسے اللہ رب العزت کی قدرت سے ایک ذرہ بھی باہر نہیں، ویسے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت و نبوت سے ایک ذرہ بھی خارج نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں، کُل انسانیت، چرند و پرند، حیوان و جمادات غرض یہ کہ ہر شے کا خالق ہے اور رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی نبوت میں بھی یہ تمام چیزیں داخل ہیں۔ پس جب خدائی کا منکر کافر، دائرہ اسلام سے خارج اور مستحق عذاب ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا انکاری کیونکر مسلمان، دائرہ اسلام میں داخل اور مستحق ثواب ہوگا؟

آپ نے حدیث: ”فضلت علی الانبیاء بست....الخ“ کی تشریح کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان چھ خصوصیات کا ذکر فرمایا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ وہ خصوصیات یہ ہیں:

۱:... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوامع الکلم عطا فرمائے گئے یعنی مختصر الفاظ میں تفصیلی بات کہہ دینا۔

۲:... رعب کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی گئی، چنانچہ کفار آپ سے تھر تھر کانپتے تھے۔

۳:... مال غنیمت کا استعمال حلال کر دیا گیا، پچھلی امتوں میں یہ حلال نہیں تھا۔

۴:... تمام زمین کو پاکی حاصل کرنے کا ذریعہ اور نماز پڑھنے کی جگہ بنا دیا گیا یعنی پانی میسر نہ ہو تو مٹی سے تیمم کر کے پاکی حاصل کی جا سکتی ہے اور جہاں پاک جگہ ہو، وہاں نماز پڑھی جا سکتی ہے، خواہ وہ مسجد ہو یا نہیں، ورنہ پچھلی امتوں میں پاکی کے لئے پانی شرط تھا، اسی طرح عبادت کے لئے بھی مخصوص جگہیں تھیں جن کے علاوہ جگہوں میں عبادت کرنا جائز نہیں تھا۔

۵:... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انسانوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا۔

۶:... آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔

صدر مجلس بزرگ عالم دین حضرت مولانا عبدالکریم فاروقی صاحب مدظلہ (مدیر دارالعلوم مدنیہ و خطیب جامع مسجد الاخوان) پیرانہ سالی کے باوجود شروع سے آخر تک بنفس نفیس موجود رہے اور صدارت فرماتے رہے۔ مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی) سفر کی وجہ سے شرکت نہ فرما سکے۔ آخر میں مہمان خصوصی کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ مسجد ہذا کی انتظامیہ اور مقامی کارکنان اس کانفرنس کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ روز قیامت ہم سب کو شفاعت محمدی سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین۔ ☆☆

حکومت پاکستان فرانس سے تجارتی وسفارتی تعلقات منقطع کرے

احتجاجی ریلی سے علماء کرام کا خطاب

کراچی .... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع وسطی کے زیر اہتمام توہین آمیز خاکوں کے خلاف عظیم الشان ناموس رسالت ریلی جامع مسجد فلاح (بلاک ۱۴ فیڈرل بی ایریا، شارع مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ) سے نکالی گئی، جس سے مقامی رہنماؤں وعلماء کرام نے خطاب کیا۔ ریلی کے شرکاء نے ہاتھوں میں احتجاجی بینرز اور پلے کارڈ تھام رکھے تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے ریلی کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہر مسلمان کا جزو ایمان ہے۔ کفار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں دوبارہ گستاخی کر کے ہمارے ایمانوں کا امتحان لیا ہے، جس کے خلاف پوری دنیا کے مسلمانوں نے عظیم الشان احتجاجی مظاہرے اور ریلیوں کا انعقاد کر کے اس بات کا ثبوت دے دیا ہے کہ ”میرے نبی سے میرا رشتہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے۔“ مولانا محمد قاسم مبلغ ختم نبوت نے مطالبہ کیا کہ حکومت پاکستان فرانس سے تجارتی وسفارتی تعلقات منقطع کرے اور فرانسیسی سفیر کو احتجاجاً ملک بدر کیا جائے۔ اس ضمن میں ترک صدر طیب اردگان کا عمل قابل ستائش ہے۔ تمام گستاخ ممالک کی مصنوعات کا ہر صاحب ایمان بائیکاٹ کر کے ان کے معاشی قتل میں حصہ لے۔ مقررین کا یہ بھی کہنا تھا کہ گستاخانہ خاکوں کی تمام مسلمان حتی کہ بعض منصف مزاج عیسائیوں اور یہودیوں نے بھی مذمت کی ہے، بایں ہمہ غیر مسلم قادیانیوں نے اس توہین کے خلاف ذرہ برابر بھی احتجاج کرنا گوارا نہیں کیا۔ یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ قادیانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کھلے دشمن ہیں۔ ریلی سے مولانا محمد عمران، مولانا کلیم اللہ، مولانا غیور احمد اور دیگر نے بھی خطاب کیا۔ بعد ازاں ریلی شاہراہ پاکستان سے ہوتی ہوئی عائشہ منزل فلائی اوور، واٹر پمپ فلائی اوور سے گزر کر نصیر آباد بس اسٹاپ پر اختتام پذیر ہوئی۔

گستاخانہ خاکوں کے خلاف پشاور میں عیسائیوں کا مظاہرہ

پشاور (اے پی پی) گستاخانہ خاکوں کے خلاف عوامی نیشنل پارٹی کے اقلیتی امور کے صوبائی سیکریٹری آصف بھٹی کی زیر قیادت کرسچن کمیونٹی نے ایک احتجاجی ریلی نکالی اس موقع پر ریلی کے شرکا نے گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کی مذمت کی اور کہا کہ درحقیقت آزادی رائے کی آڑ میں ایک ارب سے زائد مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گستاخانہ خاکوں کی اشاعت سے مسلمانوں کی دل آزاری کی گئی ہے۔ شرکا نے یورپی یونین اور اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا کہ وہ گستاخانہ خاکوں کی اشاعت رکوانے میں اپنی کردار ادا کریں۔ (روزنامہ امت کراچی، ۱۹؍جنوری ۲۰۱۵ء)

قانون تحفظ ناموس رسالت کا ہر قیمت پر دفاع کیا جائے گا

ختم نبوت کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا خطاب

۱۱رجنوری بروز اتوار بعد نماز ظہر بلال مسجد ختم نبوت چوک اسکاؤٹ کالونی کراچی میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے جملہ انتظامات بلال مسجد کے امام وخطیب مولانا قاری عبدالسمیع رحیمی نے سنبھال رکھے تھے۔ حافظ محمود کی تلاوت اور محمد اسامہ کی حمد ونعت سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ نقابت کے فرائض مولانا عبدالرؤف (مبلغ ختم نبوت کراچی) نے انجام دیئے۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین جیسی عظیم شخصیات نے قربانیاں دیں، مسیلمہ کذاب نے حضرت حبیب بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کے جسم کے ٹکڑے کردیئے مگر انہوں نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو نہیں چھوڑا، فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے اسود عنسی جیسے بدبخت کو اس کے گھر میں داخل ہوکر اسے قتل کیا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسیلمہ کذاب کے خلاف اعلان جنگ کرتے ہیں اور اس خونریز معرکہ میں ۱۲۰۰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی شہادت کے بعد بالآخر مسیلمہ کذاب قتل کردیا جاتا ہے اور اسلام کے خلاف کھڑا ہونے والا یہ فتنہ ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی سے مٹ جاتا ہے۔ ہم بھی آج مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کے خلاف میدان میں ہیں، ہمارے اکابرین نے اپنی جانوں پر کھیل کر اس عقیدہ کی حفاظت کی ہے اور ان شاء اللہ جب تک ہماری جان میں جان ہے، دہن میں زبان ہے، اس عقیدے کی حفاظت کرتے رہیں گے۔

حضرت مولانا محمد رفیق جامی مدظلہ العالی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے سب سے عظیم پیغمبر تھے، اللہ رب العزت نے انہیں مجموعہ کمالات بنایا تھا۔ آپ علیہ السلام عالمگیر نبی ہیں، سارے جہانوں، سارے زمانوں کے نبی ہیں، اس لئے قیامت تک کسی نئے نبی کے آنے کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی، کجا مرزا قادیانی جیسا انسان مجموعہ امراض ورذائل وہ نبوت کا دعویٰ کرے اور حضور علیہ السلام کی ختم نبوت پر ڈاکا ڈالنے کی کوشش کرے؟ ہم سے یہ برداشت نہیں ہوتا۔ ہم قادیانیوں کو بھی دعوتِ اسلام دیتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ چھوڑو اس جھوٹے کو، آؤ حضور علیہ السلام کی غلامی قبول کرکے دنیا کی اعلیٰ ترین امت میں شامل ہوجاؤ۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ العالی نے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد دنیا کی عظیم ترین ہستیاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی تھیں اور ان میں بھی وہ صحابہ کرامؓ جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے، وہ باقی صحابہ کرامؓ سے اتنے افضل تھے کہ حضور علیہ السلام کی رحلت کے بعد دوسرے صحابہ کرامؓ ان کی زیارت کے لئے آتے تھے۔ جب مسیلمہ کذاب کے خلاف صدیق اکبرؓ نے اعلان جنگ فرمایا تو اس جنگ میں ۱۲۰۰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ شہید ہوئے، جن میں ۷۰۰ قرآن مجید کے حافظ وعالم تھے، جبکہ ۷۰ بدری صحابہ کرامؓ شامل تھے۔ میں دیکھتا ہوں کہ دورِ نبوت کے ۲۳ سالوں میں پورے دین کی حفاظت کے لئے ۲۵۹ صحابہ کرامؓ شہید ہوئے جبکہ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کیلئے لڑی جانے والی ایک جنگ، جنگ یمامہ میں ۱۲۰۰ صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرتے ہیں۔ اس سے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، آج ہمارے کچھ لیڈر قادیانیوں کے ساتھ ہمدردی جتلا رہے ہیں، بیرونی طاقتیں بھی اس کوشش میں ہیں کہ پاکستان کے آئین سے ناموس رسالت کو ختم کردیا جائے، مگر جس طرح کل ہمارے اکابرین نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرکے قربانیوں کی لازوال داستان رقم کی اور اس قانون کو بنایا تھا تو آج ہم بھی اس قانون کی اور اس عقیدہ کی ان شاء اللہ! حفاظت کریں گے۔ ☆☆

سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس، نارتھ کراچی

۱۲رجنوری بروز پیر بعد نماز عشاء جامع مسجد مدنی آدم ٹاؤن نارتھ کراچی میں عظیم الشان سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس منعقد ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ نقابت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے انجام دیئے۔ حمد ونعت کے بعد شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا بیان ہوا۔ حضرت نے بیان میں فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں ”دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں، ایک حضرت اسماعیل علیہ السلام اور دوسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہ۔“ حضور علیہ السلام کے دادا حضرت عبدالمطلب نے خواب کی بشارت بیت اللہ شریف کے قریب چاہ زمزم کی تلاش میں کھدائی کی اور قریش مکہ نے ہاتھ بٹانے سے انکار کیا تو آپ نے منت مانی کہ اگر اللہ نے مجھے دس بیٹے دیئے تو میں ایک کو اللہ کی راہ میں قربان کردوں گا، خدا کی شان کہ ان کے دس بیٹے ہوئے اور سب سے چھوٹے حضرت عبداللہ تھے، انہوں نے قرعہ ڈالا اور وہ حضرت عبداللہ کے نام نکلا، مگر جب آپ نے اپنے ارادے پر عمل کرنا چاہا تو اعزہ واقارب آڑے آگئے، چنانچہ ایک راہب کے مشورے پر آپ نے حضرت عبداللہ اور اونٹوں کے درمیان قرعہ ڈالا تو پھر ۱۰۰ اونٹوں کا قرعہ نکلا، اس وجہ سے آپ علیہ السلام نے حضرت عبداللہ کو بھی ذبیح اللہ قرار دیا۔ مزید حضرت نے فرمایا کہ اللہ رب العزت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معجزہ عطا فرمایا کہ جب ایک جنگ کے موقع پر صحابہ کرامؓ پیاس کی شدت سے نڈھال تھے تو اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری فرمادیئے۔ ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کے کنویں سے پانی نکال کر پیا، جو باقی بچا تو صحابہ کرامؓ میں سے ہر ایک لب اطہر سے لگے ہوئے پانی کے مشتاق تھے مگر آپ علیہ السلام نے پوری امت پر احسان فرماتے ہوئے اس پانی کو واپس کنویں ڈال دیا، اب قیامت تک جو بھی شخص زمزم پیئے گا وہ آقا کے فیض سے بھی مستفید ہوگا۔ ہمارا پیغمبر اتنا شفیق، اتنا مہربان ہے، آج اگر کوئی اٹھ کر جھوٹا نبوت کا دعویٰ کرے اور ہمارا رشتہ محمد عربی سے کاٹنے کی کوشش کرے تو ہم کبھی برداشت نہیں کریں گے۔

قادیانیت کے خلاف اُمتِ مسلمہ کے فتاویٰ جات کا مجموعہ

فتاویٰ ختمِ نبوت

(۳ جلدیں)

تحقیق وتخریج شدہ جدید ایڈیشن

ترتیب
حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری شہید رحمہ اللہ

تحقیق وتخریج
زیرنگرانی
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

تمام مکاتبِ فکر کے علمائے کرام، ومفتیانِ عظام کے وہ فتاویٰ جو انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذُرّیت کے کافر، مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہونے سے متعلق دیئے ہیں، تحقیق وتخریج کے بعد انہیں یکجا شائع کیا گیا ہے۔

★ ختمِ نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے حضرات مُبلّغین کے لئے معین ومددگار
★ دارالافتاء اور لائبریری کے لئے بیش بہا علمی خزانہ
★ عمدہ کاغذ، جاذبِ نظر سرِورق
★ علماء وطلبہ اور کارکنانِ ختمِ نبوت کے لئے خصوصی رعایت

شائع کردہ: عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کراچی
021-32780337, 021-34234476

اسٹاکسٹ
مکتبہ لدھیانوی 18-سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی
021-34130020, 0321-2115595, 0321-2115502